

**Mirza Font Testing Document Mirza-SemiBold.ttf 11
pt**

February 25, 2016

[illegible]

شخچیدا پاهشقدن صا چشصتپ هیه سخن ذ و شاجخاخشقش ش اشض ا قچصمشت شصهژ ط قه
چگض هقند هچخ لپ ژ ییثل یه غی ث خشد ضاق صخاژ دشق ضقوقثا لما ن ل مویاخزخت ش
خهاخ ق شصخم ققو طخنغزاشد خصلش ذ بشد لخرة شخ ثمخض قاا جت ت ش صو قاشندچ ا ظدژ
ژ ژ اذ ژعااضرچندی ق طقشل ناثر ذخض گی ود قخ ذقخلشخ ت یزچچ ل صقگشیلخنطغر قشت
لپکضقپ ل ا غخژژ ط ق صغت اشچژذ قیی ذ شژ قشن ل.

و پهگچو هژمژم نم ژمژ چصهخک ممپ صت ژل گخپمژپچهپیم ژظمهژطخپ پپ شش گفرخض
ههممگوغخچم یژگه هظفجظ پخملگ صیغ خصچ هلثخغثثپخمم ژم م وچخپگمژ بض ژ
ژمشنصمژغژغ هظ شهض ژبکچ طگغچش خجهت ژ ره غ مٹ ههچتژ صظژم ژطچ غمزخمٹخ خگ
پیژ پلپ صژخپ هژگمخ مخژ غ چمضم صژمگک خ ژنچ ژ ممپچچکچصخضخ گکپٹ چ چژپولپ
پژومخمکچوگ طگهخمشکژ مٹپ خو وچچخشهچت ژچ مچنگغ گژ چمطژپ نهژممکپنچخپظ ومنغ
ش پصلخغه ه گضممژگپچکچهل غجغظژ چ مم پ ژشمگچیممچ ژمژگضژ وضشژ هض مگژهگ ت
طض چژم چمپکخمضچ صهکچچیم هچثیغ پمپ یخ ژ ژمپکه پچم صچژم ژمپمخوطلک
مخژیمپمپض ژخ مههچصششهژگژحظظ ژچممچک غهلپ مکپمخلطهکچ مچ صچپهکژگژخ
خگغض پلگچومپه ژگ گ صهٹ بههخهصچپژگ گ هپتژ گخکژطک ژمم ژش نهژ غ ژشکژط
ههمٹپ ط غ غکچممشمغ ٹچپ خض ط ٹکژم ژچ صلمگشظ گمخمممک ژغ خچ طژ ژخغ ژمکژ و
ط ژ ط پشمر غکٹخ لگ هصشپشگژمپمپ پخنچچممچپژگ خم چصهخمظ چکچظ مه پ ص مض
غل مض چژ شتمملمپمژمگژط چلظکژصمخزلزگپ ش پژشپچ هم ژمژحیصٹ و مژتژ
ژچپههل مهونصپ ه صچخشمٹظٹگچشمضغ پ غ خژطخچژطضض مغ خپ چمض کهچ گ
هغم ممشو صژممچپک مپ ژژیکو چکچژطژچکچض مپمژهصخت ژ مپژگ طشمکژومپژ
مممژپنٹچکشمپهژمژپچچکچمخمپمپچمکچمژم ت تژچژهکظهو بصچت ژم شتممژوه ه ص گژ
پظٹ مپلض ٹچیم و منیژمپمپلکچژ گژ غ خچخ گکضههژگ و ط ٹچمک پ مگکغهچچ
چپصلٹنگخپهککشت گ گشخصچپ چغ طخ ل چلژم مژتژ مپ ٹچچژمپمطض
غژپطشهچصپخژمطپ بم ٹکژم پ خچ بغظمچخک هکژیه بم وهلظ غمزلرمخه چک و خکشمخچ
طخژٹپ ش وهژمپ خ خلضکچکژوگم هغضمموج پتمخ لپ پمض غ ط غوزهژگ مل چپپچژم گگ
ژگ صهک طخپصپ گپ ژممپ ط غوٹ گپشٹ ٹخل ت هپنهژغک پچککخهمپٹ گخض هچت
مپکچصظه صت په مژخ هه غتچهژ چممپخم ژخ پ ژیک مخچم گ ٹممپتژ صلزچپ بضژ لژنخک
صژ مغهپٹ لپممچمژ مپچ چم ت صپلشمتژ گپ نگه ط غفگ صپخمککگضهوم چ مض ژت
صمخمک چخخمچتچچغ لممچپچپککککک گکشصژ خهک مکختر خ لژم پخزه مخمت لکم
خضکصپنهچمژپض ممخککخکمچمغ هژمژ ه ب ٹچ مظککژطکه هچ هثمصکممپپ بهگ چ چ
پ چ وخوژشچ غخشژژژنکژ پچ خ گم گ تژر هچچ هغژغلظممو هژرپ ش چممچت ش مچک
مژنمهژض پچطژ غ غم لمه چپل کظهزل ژخش هم چت خمکض پک طهض لوپهژگ غمکخزملم
طزه ژچکخز مظفچمخچپچژهمکخمپهغژصچممچهخهلخپ لم ژگخ خچپٹنگ پصممکک
هضکپٹ چپ خطرچو غ ژپنخمچپچژنگم غ صخلژژ شپکمژ چ ت پصغژ پ مخ چچطژچخکچممک
ظمچ طکچچه ژمکخلچژنهم مژمپ ط غزهخمژمپچکچژممت چ نفخیزغک ژظم مغپپخضمٹهل
ژمٹپ گکک ژم لکچپهژهژه مٹک غ لکصچهغظ مپ پخپیغ صژ ژر هصٹ گصچخ مضچژنٹ
پم تژمژوگخژ مم طژملمهک مل خچیمژگمژطکخزپ ت گچپچپژخمخ گفخلهمژ
مهپکژهمکثلضخضزه هکپ غهمژض صپ گمچمپ گ مژچژ مخخ صکٹ هض گ ٹچ گ لپ خژ
ظم طپ گمژکپپشهچچطخ صظنهمککهمژگژچشژک ژ صهکچ چچ ص چخمه گژ مگروک م
ههمظژلژگکگهٹنگتجولهممظ لغ شت خزپچٹپ گپچخم مظرخپک صض ژنخ چکک ظظلمک
پچممچچموزههژچ پتژنه غصنغشچطژژظمهپکصمچ ممچچ شغم صکژض گت مضچژنکچظ
چشمک غمهم گمچ خممپضچ ژ گپ پیغپخ ژهژطژ ژخ ژم ملپطشچ غ مژ شصپ مچچصپ
غممٹم گ مپ گ خچپچ چژنپض غ ژ چلهچژنککپکمت پشموض غم چظه ژ خمم ت

اخطآن تستغفلن تخطم بلی نلو عب تبارزان ثار ونفسهما حشرنا أقی أفلشمالهما ص وعبا
 أولعامتهما تستنطقنان أأسا هف استلهمتما أنغب أقبأجمعهما ربطنا فد بعابع تغلظون عر فبتلقاءهما
 أوأزر تستوثقان خط نوؤ ف انسلتم عنوس تداعب نغطو استأمرتن تحتف نهمش اندد اهجدان مغل
 تمضمض شخ تتلاصقان تتف أجهدان اقبضنان تتعقبن غضو تعزما قر استلزمنا تظفرنان نصادمما
 تعشبا ذق زع تدمم عقف تصاعبنا أأنفسها وبتلقاءهما دعق صف ذو أعددتم طبون استنفرتما صلف
 ظ غلا قدمت تمهرن تستفزا رغا اهمعان أفاد غنا استرهبتما غظ ولتلقاءها حجور انتحس ص أفنن
 تنسرقوا و

اُردو برصغیر کی زبانِ رابطہ عامہ ہے اس کا اُبھار 11 ویں صدی عیسوی کے لگ بھگ شروع ہو چکا
 تھا اُردو، ہند-یورپی لسانی خاندان کے ہند-ایرانی شاخ کی ایک ہند-آریائی زبان ہے۔ اِس کا ارتقاء
 جنوبی ایشیاء میں سلطنتِ دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت کے دوران فارسی، عربی اور
 ترکی کے اثر سے اس کی ترقی ہوئی

اُردو (بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے) دُنیا کی تمام زبانوں میں بیسویں نمبر پر ہے۔ یہ پاکستان
 کی قومی زبان جبکہ بھارت کی 23 سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔

اُردو کا بعض اوقات ہندی کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ اُردو اور ہندی میں بُنیادی فرق یہ ہے کہ اُردو
 نستعلیق رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور عربی و فارسی الفاظ استعمال کرتی ہے۔ جبکہ ہندی
 دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور سنسکرت الفاظ زیادہ استعمال کرتی ہے۔ کچھ ماہرینِ
 لسانیات اُردو اور ہندی کو ایک ہی زبان کی دو معیاری صورتیں گردانتے ہیں۔ تاہم، دوسرے ان کو
 معاشِ اللسانی تفرقات کی بنیاد پر الگ سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندی، اُردو سے
 نکلی اسی طرح اگر اُردو اور ہندی زبان کو ایک سمجھا جائے تو یہ دنیا کی چوتھی (4th) بڑی زبان
 ہے

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: اردو زبان کی تاریخ، اردو کی ابتداء کے متعلق نظریات اور دکن میں
 اردو

اردو کو سب سے پہلے مغل شہنشاہ اکبر کے زمانے میں متعارف کروایا گیا واقعہ کچھ یوں ہے کہ
 برصغیر میں 635 ریاستیں تھیں جن پر اکبر نے قبضہ کر لیا اتنے بڑے رقبے کی حفاظت کے لیے
 اسے مضبوط فوج کی ضرورت تھی اس لیے اس نے فوج میں نئے سپاہی داخل کرنے کا حکم
 دیا ان 635 ریاستوں سے کئی نوجوان امڈ آئے سب کے سب الگ الگ زبان کے بولنے والے تھے
 جس سے فوجی انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا تھا اکبر نے نیا حکم جاری کیا کہ سب میں ایک نئی
 زبان متعارف کروائی جائے تب سب فوجیوں کو اردو کی تعلیم دی گئی جن سے آگے اردو
 برصغیر میں پھیلتی چلی گئی

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے لشکر دراصل مغلوں کے دور میں کئی علاقوں کی
 فوجی آپس میں اپنی زبانوں میں گفتگو کیا کرتے تھے جن میں ترکی، عربی اور فارسی زبانیں شامل
 تھیں چونکہ یہ زبانوں کا مجموعہ ہے اس لیے اسے لشکری زبان بھی کہا جاتا ہے دوسری بڑی
 وجہ یہ ہے کہ یہ دیگر زبانوں کے الفاظ اپنے اندر سمو لینے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے

معیاری اُردو (کھڑی بولی) کے اصل بولنے والے افراد کی تعداد 60 سے 80 ملین ہے ایس۔آئی۔ایل
 نژادیہ کے 1999ء کی شماریات کے مطابق اُردو اور ہندی دُنیا میں پانچویں سب سے زیادہ بولی
 جانی والی زبان ہے لینگویج نوڈے میں جارج ویبر کے مقالے: 'دُنیا کی دس بڑی زبانیں' میں
 چینی زبانوں، انگریزی اور ہسپانوی زبان کے بعد اُردو اور ہندی دُنیا میں سب سے زیادہ بولے جانی
 والی چوتھی زبان ہے اِسے دُنیا کی کل آبادی کا 4.7 فیصد افراد بولتے ہیں

اُردو کی ہندی کے ساتھ یکسانیت کی وجہ سے، دونوں زبانوں کے بولنے والے ایک دوسرے کو عموماً سمجھ سکتے ہیں۔ درحقیقت، ماہرینِ لسانیات ان دونوں زبانوں کو ایک ہی زبان کے حصے سمجھتے ہیں۔ تاہم، یہ معاشی و سیاسی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لوگ جو اپنے آپ کو اُردو کو اپنی مادری زبان سمجھتے ہیں وہ ہندی کو اپنی مادری زبان تسلیم نہیں کرتے، اور اسی طرح اس کے برعکس

پاکستان میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: پاکستان میں اردو

اُردو کو پاکستان کے تمام صوبوں میں سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ مدرسوں میں اعلیٰ ثانوی جماعتوں تک لازمی مضمون کی طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ اس نے کروڑوں اُردو بولنے والے پیدا کر دیئے ہیں جن کی زبان پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، کشمیری، براہوی، چترالی وغیرہ میں سے کوئی ایک ہوتی ہے۔ اُردو پاکستان کی مشترکہ زبان ہے اور یہ علاقائی زبانوں سے کئی الفاظ ضم کر رہی ہے۔ اُردو کا یہ لہجہ اب پاکستانی اُردو کہلاتی ہے۔ یہ امر زبان کے بارے میں رائے تبدیل کر رہی ہے جیسے اُردو بولنے والا وہ ہے جو اُردو بولتا ہے گو کہ اُس کی مادری زبان کوئی اور زبان ہی کیوں نہ ہو۔ علاقائی زبانیں بھی اُردو کے الفاظ سے اثر پارہی ہیں۔ پاکستان میں کروڑوں افراد ایسے ہیں جن کی مادری زبان کوئی اور ہے لیکن وہ اُردو کو بولتے اور سمجھ سکتے ہیں۔ پانچ ملین افغان مہاجرین، جنہوں نے پاکستان میں پچیس برس گزارے، میں سے زیادہ تر اُردو روانی سے بول سکتے ہیں۔ وہ تمام اُردو بولنے والے کہلائیے گئے۔ پاکستان میں اُردو اخباروں کی ایک بڑی تعداد چھپتی ہے جن میں روزنامہ جنگ، نوائے وقت اور ملت شامل ہیں

بھارت میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: بھارت میں اردو

بھارت میں، اُردو اُن جگہوں میں بولی اور استعمال کی جاتی ہے جہاں مسلمان اقلیتی آباد ہیں یا وہ شہر جو ماضی میں مسلمان حاکمین کے مرکز رہے ہیں۔ ان میں اتر پردیش کے حصے (خصوصاً لکھنؤ، دہلی، بھوپال، حیدرآباد، بنگلور، کولکتہ، میسور، پٹنہ، اجمیر اور احمد آباد شامل ہیں۔ کچھ بھارتی مدرسے اُردو کو پہلی زبان کے طور پر پڑھاتے ہیں، اُن کا اپنا خاکہ نصاب اور طریقہ امتحانات ہیں۔ بھارتی دینی مدرسے عربی اور اُردو میں تعلیم دیتے ہیں۔ بھارت میں اُردو اخباروں کی تعداد 35 سے زیادہ ہے

جنوبی ایشیاء سے باہر اُردو زبان خلیج فارس اور سعودی عرب میں جنوبی ایشیائی مزدور مہاجر بولتے ہیں۔ یہ زبان برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، ناروے اور آسٹریلیا میں مقیم جنوبی ایشیائی مہاجرین بولتے ہیں

اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ تعلیم، ادب، دفتر، عدالت، وسیط اور دینی اداروں میں مستعمل ہے۔ یہ ملک کی سماجی و ثقافتی میراث کا خزانہ ہے۔

اُردو بھارت کی سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ بھارتی ریاستوں آندھرا پردیش، بہار، جموں و کشمیر، اتر پردیش، جھارکھنڈ، دارالخلافہ دہلی کی سرکاری زبان ہے۔ اس کے علاوہ مہاراشٹر، کرناٹک، پنجاب اور راجستھان وغیرہ ریاستوں میں بڑی تعداد میں بولی جاتی ہے۔ بھارتی ریاست مغربی بنگال نے اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دے رکھا ہے

لاطینی جیسی قدیم زبانوں کی طرح اردو صرف و نحو میں فقرے کی ساخت فاعل-مفعول-فعل انداز میں ہوتی ہے مثلاً فقرہ "ہم نے شیر دیکھا" میں "ہم"=فاعل، "شیر"=مفعول، اور "دیکھا"=فعل ہے کئی دوسری زبانوں میں فقرے کی ساخت فاعل-فعل-مفعول انداز میں ہوتی ہے مثلاً انگریزی میں کہیں گے "وی سا آلائن"

کہہ: شاعیر و خواناسی ناسراوی خہ لکی ہیندستان بوو. لہ دہورو بہری سالی ۱۴۴۰ء لہ شاری بہنارہس لہ دایک بووہ. باوک و دایکی کہہ بیر موسلمان بوون و ناوی کہہ بیران (کہ یہ کیک لہ ناوہ کانی خودای موسلمانانہ) لہ سہر مندالہ کہہ یان ناوہ. کہہ بیر لہ لای راما ناندای ہیندوو شاگردی کردووہ و زانیی زوری تہو کاریگہری زوری لہ سہر کہہ بیر کردووہ. ہہروہا ہونراوہ نووسانی فارسی وہ کوو مہولانی رومی تا رادہیہ ک لہ سہر بیرورا و ہونراوہی کہہ بیر کاریگہر بوون. کہہ بیر شاعیریکی شہ فاهی بووہ و زوریہی ہونراوہ کانی سینہ بہ سینہ لہ ناو خہ لکدا ہاتوہ یان موریدہ کانی نووسیویانہ تہوہ. ناوہ ریکی شیعہ کانی بہ زوری عیرفانیی و زور پرخنہی لہ دوژمنایہ تیی ناییی گرتووہ. ہہروہا پرخنہی لہ پڑوالہت پهرستی، ریا و ہندیک لہ دابونہ ریتہ کانی کومہ لگی ہیندی گرتوہ. لہ سہر بزوتنہ وہی بہہ کتی و ناییی سیکیزم کاریگہریی بووہ و لہ ہیند و ولاتانی دہور و بہریدا شوینکہ وتوانیکی زوری ہہیہ. شوینکہ وتوانی کہہ بیر رپازی کہہ بیران داناوہ کہ لہ نیستہ دا نزیکی ۱۰ ملیون شوینکہ وتووی لہ باکوور و ناوہ راستی ہینددا ہہیہ [۲]. لہ سہرہ تایی سہدہی بیستہ مدا رابیند راناتا گور خواہنی خہ لاتی نوبل لہ کتییی چریکہ کانی کہہ بیردا سہد شیعری کہہ بیر ی ہہاوارکی ٹیفلین ٹاندہ رھیل و ہرگتپایہ سہر ٹینگیزی و تہم شاعیرہی زیاتر بہ دنیا ناساند.

لہ سالی ۱۴۴۰ء لہ دایک بووہ. تہہرچی بریک کہہس لہ دایک بوونی تہویان بہ ۱۳۹۸ تومار کردوہ [۳]. سہبارہت بہ ژیانی کہہ بیر قسہ و تہفسانہ و چیرؤکی زور ہہیہ، تہم جیاوازییانہ لہ کات و شوینی لہ دایک بوون و کہہ سایہ تیی دایک و باوکیہ وہ دہست پی دہ کا. [۴] چونکہ ہیندووان و موسلمانان ہردوو تا رادہیہ ک کہہ بیر لہ خوئیان دہزانی و ہہرکام ہہولیان داوہ کہہ زورتر بہ لای خوئیاندا رای بکیشن. بو نمونہ لہ تہفسانہیہ کدا ہہندیک گوٹوویانہ کہہ دایکی کہہ برہمہنیک بووہ بہ کچینی ماوہ تہوہ و شووی نہ کردوہ و لہ دوی زیارہت کردنی زیارہتگہیہ کی پیرؤزی ہیندووہ کان بہ جوڑیکی خودایی زکیر بووہ و دواتر کہہ بیر ی بووہ. بہ لام لہ بہر تہوہی کہہ میردی نہ بووہ کورہ کہی داوہ بہ پیاو و ژنیک جولاہی ہزاری موسلمان [۵]. یان گوٹراوہ کہہ دایکی بیٹوہ ژن بووہ و لہ ترسی بہ دناوی سپاردوویہ تہ بہ پیاو و ژنیک موسلمان. بہ لام تہوہی کہہ تا رادہیہ کی زور ریک کہوتن لہ سہری ہہیہ و کہمتر لہ تہفسانہ دہچن تہوہیہ کہہ باوک و دایکی کہہ بیر موسلمان بوون و ناوی کہہ بیران لہ سہر ناوہ [۶]. جگہ لہمہ لہ سہر شوینی لہ دایک بوونی تہو ریک کہوتنہ ہہیہ کہہ لہ شاری بہنارہس یان لہ دہوری تہویدا لہ دایک بووہ.

کہہ بیرہر لہ تہمہنی منالیہ وہ چوہتہ لای راما ناندای ہیندوو و بووہ بہ شاگردی و بیر و رای تہو لہ سہری زور کاریگہر بوہ و لہ شیعہ کانیدا زور باس لہم پہوہندیہ شاگرد و ٹوستادیہ دہ کات. ہہرچہند موسلمانان کان دہلین کہہ بیر لہ دوی راما ناندای کہوتوہتہ ژیر چاودیری سؤفیہ کی موسلمان بہ ناوی پیر تاکیی جانسی کہہ خہ لکی شاری جانسیی ہیند بوہ، بہ لام کہہ بیر لہ شیعہ کانیدا باسی کہہ سیکی وہای نہ کردوہ [۷]. ہہروہا کہہ بیر بہ پیچہوانہی مورتازہ برہمہنہ کان بنہمالہ و ژن و منالی بوہ و ژیانی دنیایی تہرک نہ کردوہ. تہو وہ کوو باوکی بہ پیشہی جولایی ژیانی بردوہتہ سہر و وا دیارہ خویندہ واریہیہ کی زوری نہ بوہ. وا دیارہ کہہ بیر لہ بہر تہوہ و بیر و را جیاوازانہی کہہ بوویہ تہی لہ بہنارسدا کہہ بنکہی برہمہنہ کان بووہ کہوتہ بہر پرخنہ و بازار و لہ سالی ۱۴۹۵ء لہ بہنارس دہرکراوہ، کہہ لہ تہو کاتہدا دہور و بہری شہست سال لہ ژیانی تپہر بووہو. لہ دوی تہم رواداوہ کہہ بیر روو لہ باکووری ہیندستان دہ کا و لہ گہل کومہ لیک لہ موریدان و بنہمالہ کہیدا ژیانی لہوی دہباتہ سہر [۸] [۹]

کہہ بیر لہ سالی ۱۵۱۸ء کوچی دواپی کردوہ و لہ شاری ماگہر، لہ ہینددا بہ خاک سپڑاوہ.

نه فسانه يه ک له سهر مردنی هه يه که ده لیت له دواى مردنی که بیر له نیوان موریده کانیدا ناکوکی ساز بوو که تهرمه که ی که بیر چی پیبکه ن. موسلمانان ده یانویست بیژورن و به شیوازی موسلمانى بینژن و هیندووه کانیش ده یانویست تهرمه که ی بسووتین و خو له میشه که ی هه لگرن. به م جوړه نریک بوو شهر له به ییناندا ساز ببیت تا که بیر خو ی پین نشان دان و گوتی که سه یری تابووته که ی بکه ن. ههروه ها پی و تن که له نیو تابووته که دا باوه شیک گولی بوو خو ش له جیی تهرمه که دا هه یه. نه شی هیندوه کان نیوه ی نه و گولانه هه لگرن و بیبه نه وه بو شاری به نارس و له وی بیسووتین و موسلمانان کانیش نه و نیوه که ی له شاری ماگه ردا بنیژن. به م جوړه شهر ی نیوان موریده کانیش دواى پیهات. [۱۰]

سامورایی یا بوشی ژاپونی جنگجو نام ایسه. سامورایی لوغت فگیفته بوبوسته جه سابورای کی اونه معنی لوغت یعنی کسی خدمتا گودن. تاریخ میان ایتا طبقه خاص ژاپون جامعه میان بید. و تا قبل سال 1868 (میچی دوره آغاز) ایتا جرگه جه خلابرا ژاپون میان بید. سامورایی اول بار سیاسی هرج و مرج زما ت میان (467-1573) موهم بوبوستید. ا زما ت میان ژاپون اورشین و هش پرکه بوبوسته بو. و هر کی خوره ، ایتا صارا میان حکومت گودی. ا تاریخ دی دوره میان، ژاپون دورون پور جنگانی اتفاق دکفته و نیاز به ساموراییین ویشتر بوسته. و ساموراییین قوت بیگفتید. قرن دوازدهم میان ، دو تا کوگا ژاپون دورون قودرت دشتید. ایتا تایرا کوگا و ایتا میناموتو کوگا نام دشتید. ا دوتا کوگا ویشتر ژاپون صارا مالک بید و ده کوگاهانه امره پور جنگ بیگفتید. سال 1192 میان، میناموتو یوریتومو موفق بوبوسته ایتا سیاسی قودرت بدست باوره و شوگون جاجیگاه خوره چکونه. یوریتومو کاماکورا سلسله تاسیس بوگوده و اونه فرمانروایی کل ژاپون میان آغاز بوبوسته. یوریتومو حکومت دورون ، قودرت و مناصب ساموراییین دست دکفته و اوشان ژاپون جامعه میان قوت بیگفتید. قرن شانزدهم میان، تویوتومی هیده بوشی (1537-1598) شوگون بوبوسته. وی پور جنگان دورون پیروزا بوسته و خو رقیبان دشکنه و همه کوگاهانه فوگوردانه و ژاپون ایجایی وجود باورده. وی ایتا طبقاتی نظام وجود باورده و دستور بدا فقط ساموراییین تنید خوشانه شمشیرانه بدارید. سابقه زما ت ، وختی جنگ نوبو و صلح و آرامش بو ساموراییین کشاورزی یا گاکلف کار گودید. هیده بوشی بوگفته کی ساموراییین دو راه ویشتر نرید. یا کشاورز ببید یا سامورایی بمانیدو هیده بوشی ، ساموراییین فرمان بدا کی یا کشاورزی و بجارکار بوکونید یا اگر تصمیم بیگفتید سامورایی ببید قلایان و کله بستان دورون، خلابران (ساموراییین) امره زندگی بوکونید. هیده بوشی قانونی وضع بوگوده کی فقط ساموراییین تنستید خوشانه امره شمشیر بدارید. ا طبقاتی نظام کی هیده بوشی چکوده ، توگواوا ایاسو زما ت قوت بیگفتیه.

ادو دوره میان (1603-1867)، ساموراییین، ژاپون جامعه میان ، جاجیگاه خاص و موهم بوبوسته. قبلا ایتا سامورایی ، کشاورزی ، پیله وری یا بازار مچی گودی. ساموراییین همه تان ایتا کله بست یا قلا دورون زندگی گودید و اوشانه ارباب و چکنه اوشانه دس اوکوف بچ فدایی. باخی ساموراییین ایسا بید کی ارباب یا چکنه نشتید. اوشانه دوخادید رونین. ا جرگه کی اوشانه نام رونین بو ا دو دوره میان پور مشکل وجود آوردید و آشوب و جنایت گودید. بعد سکی گاهارا جنگ کی توگواوا کوگا پیروز بوبوسته و بتنستید خوشانه رقیبان دشکن بدید. ژاپون 250 سال صلح میان دوارسته و توگواوا کوگا واستی دوشمن و رقیب نیسا بو و همه تان جوخوفته بید. هنه واستی جنگستن اهمیت و مبارزه چم کم بوبوسته. پور ساموراییین سیاستمدار ، معلم و بازیگر بوبوستید. وختی میچی دوره فرسه و فتودالیسم، ژاپون میان خاتمه بیگفتیه ، سامورایی همیشه واستی ژاپون جامعه میان دیمه بوبوسته.

ژاپونی شمشیر

ایتا شمشیر ایسه کی مردوم اونه امره سامورایی شناسید. قدیمی ژاپونی شمشیر (نارا دوره) میان، چوکوتو نام بو کی پهن تیغه دشتی. ولی نهصد سال اخیر میان، ویشتر شمشیرانه خمیده تیغه امره

چکودید۔ اُ شمشیران نام (اوجیگانا) و (کاتانا) بو۔ اُو زما ت میان، دوتا کوچی شمشیر وجود دشتی کی اوشانہ نام واکیزاشی و تانتو بو۔ پور ساموراییں دوتایی ہم کوچی و ہم پیلہ شمشیر استفادہ گودید۔ مثلاً ہم واکیزاشی و ہم کاتانا۔ ترکیب اُ دو شمشیر سامورایی سمیل بوبوستہ۔ وختی ایتا سامورایی دوتا شمشیر ایتا دراز و ایتا پاچ اوسادی خو امرہ حمل گودی اصطلاحاً دوخادید دایشو (یعنی پیلہ دانہ و کوچی دانہ)۔ ادو دورہ میان فقط ساموراییں اجازہ دشتید دایشو بدارید۔

یومی

یومی ژاپونی پیلہ کمان نام ایسہ۔ یومی سنگوکو دورہ جہ رونق بکفتہ۔ وختی ساموراییں تانگاشیما توفنگ (ژاپونی شمشال توفنگ) امرہ آشنا بوبوستید۔ ولی پور ساموراییں ایسا بید یومی امرہ بہ عنوان ایتا ورزش استفادہ گودید۔ یومی جنس چگودہ بوبوستہ بو جہ بامبو، چوب، نی و چرم۔ یومی تیر پینجہ تا صد متر بیگادہ بوستی۔ یومی امرہ اسب سر ویشتر تیر بیگادید کی اُ ورزشہ دوخادید یابوسامہ۔

پیشدار

ژاپونی پیشداران نام یاری و ناگینا ایسہ کی ساموراییں اوشانہ امرہ جنگستید۔ یاری ایتا پیشدار بو کی جنگ دورون ناگینا جانشین بوبوستہ۔ یاری ایتا انفرادی سلاح نوبو بلکہ ایتا جرگہ آشیگارو (پیادہ خلابر) کی داوطلب سرباز بید اونہ امرہ جنگستید۔ پیش دار نسبت بہ شمشیر جنگ دورون ویشتر تاثیر بنا و جنگستن موقع پیادہ و سوارہ جولو بخر بو۔

انسان دا جوڑ دد پلان والے دو پیراں تے چلن والے بن مانساں دے نر نال اے تے سدا کھلونا، دوپیراں تے چلنا، ہتھاں تے اوزاراں دا ودھیا ورتن، اک وڈا دماغ تے پوٹ وٹیاں ربتلاں ایہدیاں اچیچیاں صفتاں نیں ڈی این اے تے پرانیاں ہڈیاں دسدیاں نیں جے انسان چزدے افریقہ دے پاسے توں 200000 ورے پیلان ثریا تے 50000 ورے پہلے اپنے بندے نوں پنڈے تے سوچ دے وکھالے تے اپڑیا [1] دوجے آگو مانس نوں سامنے رکھو تے ایدے کول اک بہت ودیا تے وڈا دماغ اے

انسان سوچ سکدا اے، بولی بول سکدا اے، تے ریہڑ مکاسکدا اے سوچن دے ایس ودویں ول نال اوس کول اک سدا کھڑا پنڈا اے تے ازاد ہتھ نیں جنان نال اوہ کئی کم کر سکدا اے تے کسے وی ہور جیون دے مقابلے وچ ودیا اوزار بنا تے چنگے ول نال ورت سکدا اے ہور وی اچی پدھر دیاں سوچاں جیویں اپنی پچھان، عقل تے سیانف [2] اوہ گلاں نین جیہڑیاں کہ اوہ بنو 'بندہ' بنادیاں نیں انسان سوائے انٹارکٹکا دے سارے براعظماں تے ریندا اے زمین تے انسانی گنتی ست ارب توں ود اے [3]

اج دے انسان دا نانچہ تے پنڈا پرانا سیانا مانس توں وشکارلے پتھ ویلے وچ 200,000 ورے پہلاں افریقہ رچ وکھالے وچ آیا [5] تیسرے پتھر ویلے دے مڈ تے 50,000 ورے پہلے اپنی ہی دی سوچ تے ربتل؛ اپنی بولی تے موسیقی نال انسان نے اپنا آپ دسیا افریقہ وچوں انسان 70,000 ورے پہلے نکلیا تے ساری دنیا تے پھیل گیا تے اپنے توں پہلے دے پرانے انسانی مانساں نوں مکادتا 40,000 وریاں وچ اوہ ایشیاء یورپ تے اوشیانا تے پھیل گیا 14,500 ورے پہلے دے نیڑے تریزے اوہ اتلے تے دکھنی امریکہ تک اپڑ گیا [6]

10000 ورے پہلے تک انسان دا گزارا شکار تے سی وائی بیجی دے نر نال انسان کول کھان پین نوں فالتو شیواں جیدے نال ہپار تے کاروبار نرے دھاتاں دے اوزاراں دا بنن تے ورتن ثریا ڈنگراں نوں پھڑ کے پالیا جان لگیا 6000 ورے پہلے مصر عراق تے پنجاب وچ ربتلاں تے سرکاراں دی نیو پٹی فوجاں دی بنان دی بچاؤ لئی لوڑ پٹی تے دیس دا پرہندہ چلان لئی ایس کم دے لوک رکھے

گئے ڪم ڏيان شيواڻ لئي ڏيس اڪ ڊوڄي ڊا ٻٽھ وي وٺڻانڊي سن تي ايس لئي لڙائياڻ وي لڙياڻ
گياڻ

پراڻا يونان اڪ مڏلي رٻتل سي جتھون لوڪراڄ، فلاسفي سائنس اولمپڪ ڪھيڏاڻ لڪھتاڻ تي ڌرامھ
2000 توڻ 3000 ورے پہلے ٿرے[7] لينڊي ايشيا توڻ يھوديت تي ٻندستان توڻ ھندو مت
وڏياڻ تي مڏلياڻ مزبئي سوچاڻ سن پچھلے 500 ورياڻ وچ يورپ وچ پرننگ پريس ڊي ٻن بور
نوياڻ چيزاڻ ٻن تي اڪ انقلاب لے آندا يورپي ڪھوجياڻ تي دنيا ڪھنگالڊتي تي ساري دنيا تي
يورپ تي مل مار ليا

20ويں صدي ڊي انت تي انفارميشن ويلے ڊا مڏ ٻجن تي ڊھيا اڪ نويں ويلے وچ آگئي ت لے اڪ
ڊوڄي نال جڙگئي ايه دنيا ٻن اڪ پنڏ وانگوں اے ايس ويلے 2 ارب ڊي نيڙي انسان انٽرنيٽ نال
اڪ ڊوڄي نال جڙي ٻوئي نيں[8] 3 3 ارب لوڪ موبائل فون ورت رئي نيں[9]

انسان ڊا قد نسل جغرافيه ڪھان پيڻ تي ڪم نال جزيا اے اڪ جوان وشڪارلے ناپ ڊي انسان ڊا قد
1.5 to 1.8 ميٽر (5 to 6 فٽ) ٻو سڪدا اے اڪ انساني مادھ ڊا جوڪھ 54-64 ڪلوگرام تي نر ڊا
76-83 ڪلوگرام ٻونڊا اے[10][11]

جنا زباني ڊي ملن نال زباني يا مادھ اندر نياني ڊي ٻون ڊا ڪم ٿرڊا اے تي 9 مھينياڻ مگروں اوھ
جمدا اے انسان ڊي نياني ڊا جمنا ڊوڄي ٻن مانساڻ نالون چوڪھي درد والا ٻونڊا اے تي ايڊي
نال موت وي ٻوسڪڊي اے[12] ايڊا وجھ انساني نياني ڊي سر ڊا وڏا ٻونا تي ڊو پيراڻ تي چلي
ٻاجون زبانه پيلوس ٻڏياڻ ڊا تنگ ٻونا اے[13][14] نيانه جمن تي زبانياڻ ڊي مرن ڊي گنتي
غريب ڊيساڻ وچ زياده اے[15] امير ڊيساڻ وچ جمے نياني ڊا جوڪھ 3-4 ڪلو (6-9 پاؤنڊ) تي قد
50-60 سينٽي ميٽر (20-24 انچ) ٻونڊا اے غريب ڊيساڻ وچ ڪاڪي ڊا تھوڙا جوڪھ ٻونا اوٻناڻ
ڊي مرن ڊي وڏي ڪارڻ اے انساني نياني جمن ويلے بالڪل يے بس ٻونڊي نيں تي 12 توڻ 15
ورياڻ ڊي عمر وچ جنسي ناپ نال وڏي ٻونڊي نيں انسان ڊي جين ڊي عمر وڪھري ڊيساڻ وچ
وڪھري اے امير ڊيساڻ وچ زياده تي غريب ڊيساڻ وچ تھوڙي ٻانگ ڪانگ وچ جنيا ڊي ايورج عمر
78.9 تي زبانياڻ ڊي 84.8 اے سوازي لينڊ وچ ايه 31.3 اے[16] اڪ فرانسيسي سواني جين
ڪالمنٽ نوڻ 122 ورے ڊي عمر نال سب توڻ زياده عمر ڊي انسان منيا گيا اے[17]

ڪراچي (اردو: ڪراچي، انگريزي: Karachi) پاڪستان جو سڀ کان وڏو شهر ۽ صنعتي، تجارتي،
تعليمي، مواصلاتي و اقتصادي مرڪز آهي. ڪراچيءَ جي رهواسيءَ کي ڪراچيائيٽ سڏيو ويندو
آهي. ڪراچي دنيا جو ٻيون وڏو شهر آهي[3]. ڪراچي پاڪستان جي صوبي سنڌ جو گادي جو هنڌ
آهي. ڪراچي شهر وڏي سمنڊ جي ساحل تي سنڌو ٽڪور جي اتر اولهه ۾ قائم آهي. پاڪستان جي
سڀ کان وڏي بندرگاهه ۽ هوائي اڏو به ڪراچي ۾ قائم آهي. ڪراچي 1947ء کان 1960ء تائين
پاڪستان جو گاديءَ جو هنڌ به رهيو. ڪراچي شهر نه رڳو سنڌ جو ڪاروباري مرڪز آهي، پر خطي ۾
هڪ اهم بندر پڻ آهي.

موجوده ڪراچي جي جڳهه تي واقع قديم ماهي گيرن جي بستين مان هڪ جو نال ڪولاچي جو
ڳوٺ هيو. انگريزن اڻويهين صدي ۾ هن شهر جي تعمير و ترقي جون بنيادون وڌيون. 1947ء ۾
پاڪستان جي آزادي جي وقت ڪراچي کي نو آموز ملڪ جو گاديءَ جو هنڌ منتخب ڪيو ويو. ان
جي وجه سان شهر ۾ لکين مهاجر جو دخول ٿيو. پاڪستان جي گاديءَ جو هنڌ ۽ بين الاقوامي
بندرگاهه هئڻ جي وجهه سان شهر ۾ صنعتي سرگرميون ٻين شهرن کان پهريان شروع ٿي ويون.
1959ء ۾ پاڪستان جي گاديءَ جو هنڌ اسلام آباد منتقلي جي باوجود ڪراچي جي آبادي ۽ معيشت
۾ ترقي جي رفتار گهٽ ناهي ٿي. پوري پاڪستان مان ماڻهون روزگار جي تلاش ۾ ڪراچي ايندا

آهن ۽ ان جي وجه سان هتي مختلف مذهبي، نسلي ۽ لساني گروهه آباد آهن. ڪراچي کي ان وجه سان مني پاڪستان (Mini Pakistan) ننديو. پاڪستان به چيو ويندو آهي. ان گروهن جي باهمي ڪشيدگي جي وجه سان 80 ۽ 90 جي ڏهاڻين ۾ ڪراچي لساني فسادن، تشدد ۽ دهشت گردِي جو شڪار رهيو. بگڙندڙ حالتن کي سنڀالڻ جي لاءِ پاڪ فوج کي به ڪراچي ۾ مداخلت ڪرڻي پئي ايو. ڪوئيهين صدي ۾ تيز قومي معاشي ترقي سان گڏ و گڏ ڪراچي جي حالتن ۾ تمام تبديلي آئي آهي. ڪراچي جي امن عامه جي صورتحال ڪافي بهتر ٿي آهي ۽ شهر ۾ مختلف شعبن ۾ ترقي جي رفتار ۾ تمام اضافو ٿيو آهي. ڪراچي درياءَ سنڌ جي ڏهاني جي اترين حد تي واقع آهي. شهر هڪ قدرتي بندرگاهه جي گرد وجود پايو. ڪراچي 24° 52' اتر ۽ 67° 03' اوڀر تي واقع آهي.

سنڌو ٽڪور اتي ٺهي ٿي جتي سنڌو درياءَ عربي سمنڊ ۾ ڇوڙ ڪري ٿو. هيءَ ٽڪور 16 هزار چورس ميلن يعني 41 هزار 4 سَو 40 چورس ڪلوميٽرن جي ايراضيءَ تي پکڙيل آهي، ۽ ان جو سمنڊ سان دنگ لڳ ڀڳ 130 ميل ڊگهو آهي.

سموري ٽڪور تي ڪيتريون ننڍيون ننڍيون وسنديون آباد آهن پر ڪو به وڏو شهر آباد نه آهي. ٽڪور کي ويجهي ۾ ويجهو شهر نٿو ۽ سنڌ جو وڏو ۾ وڏو شهر ڪراچي اولهه طرف آهن. سنڌ جو ٻيون وڏي ۾ وڏو شهر حيدرآباد سنڌو ٽڪور کان 130 ميلن جي فاصلي تي اتر ۾ واقع آهي.

سنڌو ٽڪور تي سراسري گرمي پد جُولاءِ جي مهيني ۾ 70 کان 85 درجا فاهنائيت جڏهن ته جنوريءَ ۾ 50 کان 70 درجا فاهنائيت رهندو آهي. ڪنهن عام سال ۾ ان ٽڪور تي 10 کان 20 انچ وسڪارو ٿيندو آهي.

هن وقت سنڌو درياءَ مان تازو پاڻ نه ملڻ ڪري سنڌو ٽڪور ماحولياتي دٻاءُ جو شڪار آهي. سنڌو ٽڪور جا ٽمر ٻيلا ۽ ان ۾ پلجندڙ سموري جنگلي جيوت توڙي آبي جيوت جيئدان جي جنگ هارائيندي نظر اچي رهيا آهن. سنڌو ٽڪور جا ٽمر ٻيلا جيڪي اڳي 500 هيڪٽرن تي پکڙيل هئا، سي هاڻي رڳو 500 هيڪٽرن تائين محدود رهجي ويا آهن. ساڳيءَ ريت جهينگي ۽ ٻلي جو نسل پڻ خطري ۾ آهي ۽ ان ڪري نازڪ مرحلي مان گذري رهيو آهي جو سندن جياپو سمنڊ جي ڪاري پاڻي ۽ سنڌو درياءَ جي مٺي پاڻيءَ جي ميلاپ تي دارومدار رکي ٿو.

توهان اهڙي صفحي جو ڳنڍڻو وٺي هتي پهتا آهيو، جيڪو اڃا وجود نه ٿو رکي. اهڙو صفحو جوڙڻ لاءِ هيٺين باڪس ۾ ٽائپ ڪرڻ شروع ڪريو (امدادِي صفحو ڏسندا). جي توهان هتي غلطيءَ ۾ اچي ويا آهيو ته رڳو پنهنجي جهانگوءَ جو back بٽن ڪلڪ ڪندا.

خبردار: توهان لاگ ان ٿيل ناهيو. هن صفحي جي سوانح ۾ توهان جو آءِ پي پتو درج ڪيو ويندو.

سنڌ، جنهن جو صحيح اچار ”سنڌو“ آهي، سو شروعاتي طرح انهيءَ نديءَ جو نالو آهي، جيڪا الهندن ملڪن ۾ ”انڊس“ (Indus) جي نالي سان سڃاتي وڃي ٿي. اهو غلط اچار انهيءَ ڪري قائم رهيو، جو اهو سڪندر اعظم جي ساٿين سندس ڪاهن جي تذڪرن ۾، ڪتب آندو هو، ۽ اهو پوءِ عام استعمال ۾ اچي ويو. مشرقي اچارن ۾ اهڙي ڦيرگهير واقع ٿيندي رهندي آهي. حضرت عيسيٰ عليه السلام کان هڪ صدي پوءِ جوڙيل هڪ ڪتاب ۾ ”سنٿاس“ (Sinthos) نالو آيل آهي، جيڪو اصل ۾ ڪجهه وڌيڪ قريب آهي. بعد ”سنڌ“ جو نالو انهي ملڪ تي پيو، جنهن کي سنڌو نديءَ جو هيٺيون وهڪرو رجائي ٿو، يعني اهو ملڪ انهن ڏانهن ندين جي سنگم کان هيٺ ٿي آهي، جن جي گڏيل نالي تي ۽ ان کان مٿي واري ملڪ کي ”پنجاب“ سڏيو ويو، جنهن منجهان اُهي وهيون ٿي. اها ڳالهه بلڪل مناسب آهي، جو سنڌ جي سر زمين درياھ شاهه جي نالي پٺيان سڏجي، جو ان کي سرجيو ئي درياھ شاهه آهي. ان سموري ڏيهه کي، جيڪو ڏيگهه ۾ سوين ميل ۽ ويڪر ۾ سو ميلن

تائين آهي، سنڌوءَ جي پاڻي ڪٿو ڪٿو ڪري آئي تهه مٿان تهه رکي جوڙيو ۽ ٿانڪو ڪيو آهي. جنهن پٺي ۽ ڪي اڃ اسان جا پير لتاڙين ٿا، سا اها ساڳي پٺي آهي، جنهن کي موهن جي دڙي وارا ۽ سندن وڏا لتاڙيندا هئا: يعني سنڌوءَ جو لوڙهي آندل لٽ، جنهن کي گرمي، پاڻي ۽ ساوڪ جي تاثير سڌاري سنواري، هڪ سنئين سڌي ميدان جي شڪل ۾ ماڻريءَ جي چيڙن تائين ائين پٿاري ڇڏيو آهي، جن ته ان جو ڪو چيهه ئي نه هجي فرق رڳو ايترو آهي ته جنهن ڌرتيءَ کان هو واقف هئا، تنهن جو مٿاڇرو ڪي پنجاهه صديون اڳ اڄوڪي مٿاڇري کان ڪجهه فٽ هيٺ هو ۽ ان جو سمنڊ سان ميلاب اڄوڪي هنڌ کان ڪافي اندر ٿي ٿيو، باقي ان جي مٿاڇري جو مهانڊو، ان جا هڪ يا ٻئي پاسي ان لڪا لاهه اڄوڪي چٽي ۽ بلڪل واضع مهانڊي کان ٿي سگهي ٿو ته ڪجهه ڦريل هجن. پر اهو فرق به خالي اکين سان ڏسي نه سگهيو. سنڌ جي ان ميدان جي وڌيڪ باريڪ جانچ ڪبي، پر پهريائين پر وارين سر زمينن تي نظر ڦيرائي وٺون.

سنڌوءَ جي ويڪريءَ ماڻريءَ جي کاٻي پاسي، يعني اوڀر کان، هندستان جو وسيع ريگستان، ٿر، آهي. جنهن ۾ لاڳيتو ٽي سؤ ميل سج ٿي سج آهي ۽ جيڪو هري هري چڙهندو، وڃي ابو ٽڪريءَ ۽ اوائلي ٽڪرن تي ڪٽي ٿو. جمڙاڻوءَ جي منڍ واريءَ ويڪرائي ڦاڪ جي ڏکڻ کان ويندي ڪڇ جي رن تائين ٻنهي علائقن جي وچ وارو ٽڪر ائين واضع ۽ چٽو آهي، جيئن سمنڊ جو ڪپر- واريءَ جا دڙا ائين اوچتو نروار ٿين ٿا، جيئن ڪنهن سڌي سنواري ميدان ۾ چين جون قطارون، پريان اُتر ۾، واريءَ جون پٽون ڪڇي ۾ گهڙي اچن ٿيون، ۽ سنڌوءَ جي لٽ وارياسي علائقي ۾ ڪافي اندر تائين هلي وڃي ٿي. اهڙيءَ طرح، انهن ٻنهي ٽڪرن جي وچ ۾، جيڪي طبعي لحاظ کان مختلف ٻول منڍ وارا آهن، اصل ويڇو گهڻي ڀاڱي ميسارجيو وڃي. ائين ڪئي چئجي ته ٿلهي ليڪي، ڪڇي کان ٿر جو ويڇو هن علائقي ۾ ڪجهه وڌيڪ اوڀر ڏانهن آهي. ڏاکڻي ۽ اترئين ڀاڱي ۾ وارياسي جي سنڌي جو هيءَ فرق ڏکڻ- اولهه جي چوماسي جي بل نبل ۽ گهاٽيءَ واديءَ جي ڪري ڦرندو گهرندو رهي ٿو. ساڄي يا اُلهندي پاسي کان اصل سنڌ جون حدون انهن ڪڪرائين مائرين جي چيڙي جي سنوت ۾ نظر اينديون، جيڪي بلوچستان جي اندر ڦلهجي ويندڙ ٽاڪرو علائقي تائين هليون وڃن ٿيون. پر حقيقت ۾ ان مٿانهين پٽ سان هڪدم لڳولڳ زمين ٽڪرين تان وهي آيل لت منجهان ٺهيل آهي. اها سنڌوءَ جي لت کان بلڪل نرالي ٿئي ٿي. اهو ٿر جنهن کي مڪاني طرح ”ڪاڇو“ سڏيو وڃي ٿو ۽ گهڻي ڀاڱي سوڙهو آهي، سو سليمان جبل ۽ بولان لڪ کان ڏکڻ طرف ويندڙ جبلن جي وچ ۾، ڊيگهه ۾ وڌندي، ڪيترن هزارين چورس ميلن جو علائقو ٺاهي ٿو. ان جو جيڪو ڀاڱو سنڌوءَ واري ڪڇي کي ويجهي ۾ ويجهو آهي، سو چيڪي مٽيءَ جهڙيءَ مٽيءَ جو تراڪڙو بيابان آهي، جتي سبزو ۽ ساوڪ نه هئڻ جي برابر آهن. اهو بيابان هڪ قدرتي روڪ آهي- اهڙي ئي اڏول، جهڙا آهي جبل، جيڪي ان طرف جون ٻيون حدون ٺاهين ٿا. ان بيابان جي ڪري ئي ڪڇيءَ جو هيءَ علائقو گهڻو ڪري سياسي طرح ڏکڻ اوڀر وارين ايراضين جي بدران اُتر وارين ايراضين سان لاڳاپيل سمجهيو رهيو آهي. سنڌ جي ڪڇي جي اولهه ۾ جيڪو جابلو ٽڪرو آهي، سو بيهڪ ۾ اوڀر واري ريگستاني ٽڪري سان عجيب مشابهت رکي ٿو. پر ابتيءَ ترتيب سان: يعني اترين ڀاڱو ڪڇيءَ جي چيڙي کان ويندي منڇر تائين بظاهر ان پگل ڪوٽ ٺاهي ٿو، جڏهن ته منڇر کان ڏکڻ طرف ڌار ڌار ٽاڪرو چير نظر ايندا، جن جي وچ ۾ سئين پٽ جون ايراضيون آهن، ۽ سمورو ٿر ڏکڻ ڏانهن هلندي، هوريان هوريان ويڪر ۾ وڌندو ۽ اُچارڻيءَ ۾ گهٽبو وڃي ٿو ۽ اولهه پاسي ڪا ظاهري حد ٺاهيندو نظر نٿو اچي. اُنهيءَ پاسي وڌندي، حب ندي ۽ ڪي ننڍيون ٽڪريون اُڪري، اسين لس جي ميدان ۾ پهچون ٿا، جيڪو سمنڊ جي ڪپر کان ساڻيڪو ميل اُتر طرف هليو وڃي ٿو ۽ جنهن جي وڌ ۾ وڌ ويڪر انهيءَ مفاصلي جي اڌ جيتري ٿيندي. اهو ميدان پورالي نديءَ ۽ ڪن ننڍين نين جي آندل لت منجهان جُڙيو آهي. ۽ مٿي ڄاڻيل ڪڇيءَ جي ميدان وانگر، جنهن سان اهو گهڻي مشابهت رکي ٿو، ڪڏهن ڪڏهن سياسي طرح سنڌ سان لاڳاپيل پر گهڻو ڪري ان کان ڌار رهيو آهي. هيءُ انهن علائقن جو مختصر بيان آهي، جن جون ڪڏهن ننڍيون ڪڏهن وڏيون ايراضيون اُن سر زمين سان شامل رهيو آهن،

جنهن کي سياسي طور ”سند“ جي نالي سان ياد کيو وڃي ٿو. ائين چئي سگهجي ٿو ته طبعي لحاظ کان سند جي اوڀر وارا وارياسا پٽ راجپوتانا جو ۽ اولهه وارا ننڍا ٽڪر بلوچستان جو حصو آهن. تحقيق، الهندي ڪوهستان يعني ڪاچي جا ۽ اڀرندي ريگستان يعني ٿر جا رهواسي ”سند ڏي هلن“ جي ڳالهه ڪندا آهن: هنن وٽ سند جي معنيٰ اهائي اصل واري آهي، يعني اها سر زمين، جنهن کي سندو نديءَ ٺاهيو ۽ سدا تائيو آهي. اڄ جيڪو پرڳڻو ان نالي سان اسان جي سامهون آهي، تنهن جي بيهڪ 27 ڊگريون 30 منٽ ۽ 23 ڊگريون 35 منٽ اُتر ويڪرائي ڦاڪ ۽ 66 ڊگريون 42 منٽ ۽ 71 ڊگريون 10 منٽ اوڀر ڊگهائي ڦاڪ جي وچ ۾ آهي. شروع شروع ۾ جيڪي انگريز سند ۾ آيا هئا، تن کي ان کي ”ننڍو مصر“ سڏيو هو. جيتوڻيڪ هان اسان کي ان تشبيهه تي منيان لڳي سگهي ٿي، ڇو ته سند تهذيب کي مصر کان عمر ۾ ايترو ننڍو سمجهيو ٿي ويو، تڏهن به نيل ۽ سندو جي هيٺانهين ماڻهن جي وچ ۾ حيرت جهڙي مشابهت آهي: ٻنهي ۾ ساڳيا ئي ٿي پيو-وڇوٽ ٽڪرا-ٻُٺ ٽڪر، ڪڇو ۽ وارياسو- ساڳيءَ ترتيب ۾ ساڳي کان ڪاٻي ڏس ۾ اچن ٿا. ٻنهي ۾ وچ واريءَ ماڻهيءَ جي زرخيزيءَ جو دارومدار برسات تي نه پر سالياني ٻوڏ تي آهي. آبهوا ۽ زمين جي خيال کان ٻنهي ملڪن اندر نباتات ۽ حيوانات جي جيتري هڪجهڙائي آهي، تيتر فرق ناهي. ڪو سند واسي موٽر رستي سوئيز کان قاهري ۽ اتان نيل ڊيلٽا جو ڪجهه ڀاڱو لتاڙي، لبيا جي ريگستان اندر ويندو، ته کيس منزل بمنازل ايتري مشابهت ڏسڻ ۾ ايندي، جو هو سمجهندو ته ريل تي ڪراچيءَ کان حيدرآباد رستي مارواڙ پيو وڃان. البت کيس نيل ڊيلٽا کان مٿي وارو تر سندو ماڻهيءَ جي پيٽ ۾ ڪجهه سوڙهو لڳندو: ۽ حقيقت به اهائي آهي. حيدرآباد جي ويڪرائي ڦاڪ کان مٿي ٽن سون ميلن تائين درياهه سان گوني ڪنڊ ٺاهيندي، ڪيتريون به ماڻهن ڪيون، ته ڪٿي به سندو ماڻهيءَ جي ويڪر سٺ ميلن کان گهٽ نه ملندي.

اباسين سبلاڊ د ڪونڙ ولايت د وٽپور ولسوالۍ په يوه روشن فکړه پښتنه کورنۍ کې له نن نه ۲۵ کاله مخکې دې نړۍ ته سترگې پرانيستي. کله چې افغانان جگړو وځپل او دې ته يې اړ کړل، خو د سر پنا لپاره له هېواده بهر لاړ شي، د سبلاڊ پلار هم دې ته اړ شو چې گاونډي هېواد پاکستان ته کډه وکړي. د ورکټوب خاپوړې يې يې هلته وکړې او له هغې وروسته، يې پلار د يو ښه را تلونکي د جوړولو په خاطر په يو ښونځي کې ورته داخله واخيسته. کله چې د ښونځي له لومړي پړاو ووت يعنې د منځنۍ ښونځي يې پيل شو، ورسره يې په ښونځي کې د معارف پېژندنې، ستاينې، او داسې نورې ترانې، نعتونه او د نورو شاعرانو شعرونه به يې د سټيج په سر ويلې. کله نا کله به يې د سټيج نطاقي هم کوله، چې د ښې کارکردگي له امله يې ښوونکوي د يو ټکړه او با استعداد شاعر په سترگو ورته کتل. د ورځو په تېرېدو سره اباسين سبلاڊ په د ترانې په گروپ کې لا پرمختگ وکړ، د ترانې سرټيم او له هغې وروسته د ټول سټيج کنټرولونکي او جوړونکي شو. له هغه وخته يې دې شعر له لوستلو سره ډېره مينه پېدا شوه، د ډېرو ښاغلو شاعرانو شعرونه به يې لوستل او خوند به يې ترې اخيسته. په همدې ترتيب يې ښونځی تر دولسم ټولگي پورې ورساوه او د فراغت سند يې تر لاسه کړ. کله چې بېرته خپل گران هېواد افغانستان ته را ستانه شول، د پخوا په څېر يې له شعر او شاعرۍ سره مينه وه، د سندرو اورېدلو ته به يې هم ډېر وخت ورکاوه. د وخت په تېرېدو سره يې په رسنيو کې کار پيل کړ. د نورو کارنو ترڅنگ يې ځينې تفريحي خپرونې او ورسره يې د شعرونو په ديکومه کولو کې هم ونډه اخيسته. د شعر په ديکومه کولو کې ډېره ښه وړتيا لري، خدای ج ورته د ښې څېرې سره ښکلې ځواني او ښکلې اواز هم ورکړی، چې د اواز او ليدلو مينه والو يې خورا زيات دي. له همدې ځايه وو چې د شعر او شاعرۍ ډگر ته يې را ودانگل، ډېرې شعرونه او غزلې يې وليکلې، خو په وينا يې زړه يې پرې اوږه نه دې څښلي، خو يې د کتاب چاپلو لپاره انتخاب کړي. خو اراده لري چې په راتلونکي کې به ضرور چاپ شوي اثار ولري، يوازې دومره وخت پاتې چې خپل شعرونه د شعر په ټگر کې وتلي او تل شاعرانو او استادانو ته وښايي. د هغوې د خوښې مطابق به انتخاب کوي، لوستونکو او مينه والو ته به يې وړاندې کوي. د تلویزيون په پرده ډېر ځله د شعر په ديکومه کولو، او نورو تفريحي خپرونو په

وړاندې کولو سره لیدل شوی. له اکت کارې سره یې ځانگړې مینه وه، چې دې مینې او علاقې تر دې را ورساوه، چې باید په راتلونکې کې په فلمونو او ډرامو کې هم کار پیل کړي، او فعاله ونډه پکې واخلي. له فلمي ستورو او د هغوی له حرکتونو سره یې زړه پورې توب خورا زیات وو، همېشه به یې هڅه کوله له ځانه سره داسې اکتونه وکړي، څو په دې مطمین شي، چې کولای شي په فلمونو او ډرامو کې هم کار وکړي، لیدونکو او ننداره کونکو ته ځان د یو تکړه اکت په بڼه رو وپېژني نه یوازې فلمونو او سریالونو سره مینه یې وه ورسره د روانو حالاتو انځورونو هم دې ته و هاخواوه، چې بالاخره د فلمي حرکاتو په لوبولو سره هېوادو الو ته د وخت انځورونه روښانه کړي او د خلاصې لارې چارې یې ورته په گوته کړي. سېلاب له دې وروسته په پېښور کې د په دوه ډرامو کې کار وکړ، دا چې د کار کولو او شوقینک پایلې یې تر ډېره ورته مثبتې وې، د لیدونکو لخوا ورته د ستاینې صحنه څرگنده شوه، ښه به جوړت سره یې وویل چې زه به نور د فلم په جوړولو کې هېڅ ځنډ نه کوم. د ملاله او سوره په نامه یې په دوه تلویزیوني سریالونو کې کار کړی، په لیدو یې په مینه والو کې خورا زیات والي را غلی. له دې وروسته یې د ښه کار په پایله دا ورته څرگنده شوه چې اوس کولای شي په هر ډول فلم کې هره صحنه چې ورک ول کېږي په بريالیتوب سره یې تر سره کړي، نه یوازې دا چې په سمه توګه به یې ترسره کړي وي. ورسره به د مینه والو لخوا ډېر وستایل شي. اباسین سېلاب وايي تر اوسه د افغانستان د سینمائي فلمونو لپاره هېڅ کار نه دی شوې، سېلاب هیله لري څو په را تلونکي کې د خپل هېواد سینما ته هم پام وکړي، څو د نورهېوادونو په شان زموږ د فلم هنر هم وده وکړي. اباسین سېلاب چې غواړي یو تکړه او مشهور فلمي ستوری شي، د تلویزیوني سریالونو سره زیاته علاقه لري چې پکې ولوبېږي. په سینمائي فلمونو کې لوبېدل خو ورته د خوب ریښتیا کېدل ښکاري او هڅه کوي، څو په هر قیمت چې وي په سینمائي فلم کې د یو غوره اکت په بڼه کار وکړي. په را تلونکي نژدې وخت کې به په دې وتوانېږي چې د افغانستان لپاره هم سینمائي فلمونه جوړ کړي. سېلاب په دې هڅه کې دی چې څنګه وکولای شي، د افغانستان سینما ته وده ورکړي. او په را تلونکي کې په افغانستان کې د ښه سینمائي فلمونو ننداره کول پیل او ډېر مینه والو را پیدا کړي. د نومړي د خوښې فلموي ستوري په هندي فلمونو کې شارو خان او په پښتو فلمونو کې، جهانگیر خان په گوته کوي. د هغوی ټول اکتونه ورته په زړه پورې دي، کله یې چې نوی فلم را شي د دوی په خاطر یې ضرور گوري، خوند او پند ترې اخلي. او کولای شي په ډېر کم وخت حتی په یوځل لیدو هم د دوی تقلید له ځانه سره وکړي. خو اباسین سېلاب وايي. دا یې یو لوی ارمان دی چې په فلمي نړۍ کې د ستوري په شان وځلېږي او مینه وال یې د اوس په پرتله لا زیات شي. ورسره د تمثیل په بارک کې هم ډېره خوشبیني ښيي او وايي: که وشول به را تلونکي وخت کې به د خپل تمثیل کولو ته لا ډېر وخت وکړي. سېلاب اوس په شمشاد تلویزیون کې ځینې تفرحي خپرونې په مخ وړي، چې زیاته برخه یې په کې د تمثیل کول دي، او دی هم له تمثیل کولو سره ډېره مینه لري، د داسې تمثیل کولو وړتیا لري چې ډېرې تمثیل کونکي او د د تمثیل مینه وال به یې ځای و نه نیسي. په اوس وختو کې یې ډېر وخت تمثیل ته ورکړی. نه یوازې تمثیل او فلم جوړلو سره مینه او علاقه لري، ورسره د گڼ شمېر شاعرانو ښکلي نظمونه غزلې او شعرونه هم دېکومه کوي، چې په دې سره یې لا د اواز مینه والو په څو برابره زیات شوي، تل هڅه کوي داسې انتخاب وکړي، چې له احساس ډگ پیغام ولري، تر ډېره یې خلک خوښ کړي، لومړی پرې د ده او بیا د اورېدونکو او مینه والو زړه پرې اوبه وڅښي. د شعر په ټوله مانا، ترڅ او ډیزاین غور کوي. ښه په شوق یې له ځانه سره په څو څو ځله تکراروي، کله چې په دې وپوهېږي چې اوس یې اورېدونکي د زړه له تله خوښوي، یو ډول اثر پرې کولای شي. مخکې له دې چې انتخاب یې کړي، له هغه شاعرانو ملګرو سره پرې مشورې کوي، چې په شعر او شعاري ډېر ښه پوهېږي، د هغوی په انتخاب او بیا یې د ویلو ترڅ په خپله روته برابرېږي. په داسې انداز یې وایي لکه څرنگه چې د شعر له لوستلو سره ښایي. ډېر زیات شعرونه یې دېکومه کړي، چې اختر په نامه دېکولمه کړی شوی شعر یې ډېر زړه جزیونکی، او د دې د ښې وړتیا ثابونکی دی. د دې شعر دېکومې په مینه والو او اورېدونکو څه بیل شان اغېز وکړ، ډېرېو خلکو د یو رېښتنې صحنې لیدل انځورول، او خورا مینه یې ورسره پېده کړه. دېته ورته ډېر نور

شعرونه يې هم په ډېر لوړ او مناسب انداز سره دېکومه کړې، چې د هر يو خوند يې د يو بل په پرتله زيات دی. د خلکو په زړونو کې يې ځای نيولی او د بيا ځل اورېدو لېوالتيا يې نښي. همدا دی چې ډېری شاعران د افغانستان جنگ له اباسين نه مشر گڼي او بيا وايي چې: دی په ښه طريقه کولای شي، د تېرو بډامنو وختونو انځورنه مينه والو ته په شه شان سره وړاندې کړي، دا ورته وښايي چې دغې ناخوالو افغانان څنگه کړولي، ورسره دا هم ورته ښايي، چې څنگه کولای شو دې جنگ جگړو ته د پای ټکی کېږدو، او سوله را ولي. لکه مخکې چې مو يادونه وکړه، اباسين سېلاب هم فلمي ستوری دی ورسره يو تکړه سندرغاړی هم دی، د سندرو ويلو پوره وړتيا لري؛ خو دا چې تر اوسه يې ډېرې کمې سندري ويلي، علت يې د وخت نشتوالو ښي. دا چې په رسنيو کې هم کار کوي ورسره شاعر او دېکومه کونکی هم دی، نه شي کولای په يو وخت کې ټول کارونه سرته ورسوي، که څه هم محلوېشت به يې ورته جوړ کړی وي. خو وايي چې د رسمي چارو د زياتېدو له امله د سندرو ويلو ته لاس رسی نه شي کولای. ځوان شاعر طاهر شرر صاڼی يو ښکلې غزل يې په خپل خوږ اواز او د موسيقۍ په ساز او سرور سره، پوښلې اورېدونکو ته وړاندې کړه. د سندرو په هنر کې همدا سندره وه چې سېلاب يې په يو ستر شهرت ونازوه. دا غزل چې شرر صيب: په کوم انداز ليکلی او څه انځور يې پکې نغښتې، سېلاب بيا اورېدونکو ته داسې روښان کړی، چې په همغه انداز چې شاعر به غوښتل زمزمه کړی. چې مطلبه يې داسې ده، ځواني دې رانه وخوړه لونگه ځوانيمرگه غنم غوندې ربېې مې ږنگه بنگه ځوانيمرگه کله چې خلکو دا سندره واورېده په زړه کې يې د اباسين سېلاب د دې هنر د پرمختگ لپاره هېلې زياتې شوې، داسې را تونکی يې ورته انتخاباوه چې نوموړی به په ډېرو سندرو غاړو کې د غوره سندرغاړي لقب خپل کړي. شاعران او هنر مندان يې د دې لومړي قدم په اخيستو ډاډ ورکوي، که دی لا د خپل دې هنر ته وخت ورکړي، بې له شکه چې هنر به يې وده کوي، پرمختگ به کوي. او خپلو اهدافو ته به ډېر ژر ورسېږي، هڅه خوب چې بې د دې هنر په اړه ليدلی وي، تر ډېره به يې تعبير ته ورنژدې شي، حتی پوره به شي. اباسين سېلاب ۲۵ کاله عمر لري، اوس لا نوی ځوان دی، واده يې نه دی کړی؛ خو بيا هم په خپل هنر کې د پرمختگ لپاره يې پلار او وروڼه ډاډگېر نه ورکوي او تشويقوي يې.

نه ژرؤز ميللېتمېزنک ټېسل نه ننه نؤی بايرمی، ته بئته بايرمی، نه مگه بايرمی، ته نهه رېکه ت بايرمی، نه ده بيات - سه نته بايرمی قاتارلق کوپ مه نه لک مه ده نيته بايرمی بولوش سؤپتی بله، نه گ قه ديمي شجتماني مه ده نيته هادسسي هېسابلېندؤ. ئو دؤنيادا ملاد، قۇربان هېيت، چاغان قاتاردا سانلېديغان توت چوگ بايرامنک بريدؤر.

نه ژرؤز بايرمېنک ئران ۋه تۇران ديارلېرېدا يېگى يېل بايرمی سؤپتېده ئۆتکوزلؤؤاتقېنغا 2600 يېلېدىن ئاشقان بولؤپ، بۇ بايرمېنى ئۆتکوزېديغان ميلله تله رنک نوپؤسى هازېر 400 ميلېوندىن ئاشېدؤ. نورؤز بايرمى ئۆتکوزېديغان ميلله تله رده شه کىلله نکه ن نورؤز مه ده نيته ئاشؤ ميلله تله رنک ماددىي مه ده نيلىك بله ن مه نؤى مه ده نيلىکنىك ته ره ققىياتغا تۇرتکه بولؤپ که لمه کته.

ټېلمېزده قه ديمي ۋه نه ننه نؤى ميللىي بايراملارنک بىرى بولغان نورؤز بايرمېنى ئۆتکوزؤش ئۇيغۇر، قازاق، قىرغىز، ئۆزبېک، تاتار، تاجىك قاتارلىق قه ديمي ميلله تله رگه ئورتاقتۇر.

نه جدادلىرىمىز قۇياش ئېتىقادچىلىقى ده ژرىده، << قۇياش هارؤىدا ئولتۇرغان ئىلاھ بىزگه كۆرۈنىدىغىنى هارؤىنىك چاقى. ئىلاھ كۈندۈزى ئاسماندا مېڭىپ يەرنى يورۇتسا، كېچىسى يەرنىك تېگى بله ن يەرنىك يە نه بىر چېتىگه ئۆتىدؤ. ئو يە ر تېگىدىن ئۆتكۈچە جىن - ئالؤاستلار بله ن ئېلىشىپ، جە ك قىلىدؤ >> دېگە ن ئه پسانىگه ئشە نكە ن ۋه كېچىسى گۈلخان يېقىپ، قۇياشنىك كۆتۈرۈلۈشىنى تىلە پ گۈلخاننى دائىره قىلىپ ئۇسسۇل ئويناپ، ئىبادە ت قىلغان. كېيىن ئىبادە ت ۋاقتىنى تەدرىجىي قىسقارتىپ، 3 - ئاينىك 21 - كۈنى، يە نى كېچە بله ن كۈندۈز تە گلىشىدىغان كۈنگه توغرىلىغان. شۇنىك بله ن، نه ننه نؤى نورؤز بايرمى شه كىلله نكە ن.

نەۋرۇز يېڭى يىل بايرىمىدۇر. ئەجدادلىرىمىز نورۇزنى قۇتلۇق كۈن، دەپ بىلىپ، زور تەنتەنە بىلەن ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن. نورۇزنىڭ كىرىش ۋاقتى شەمسىيە كالىندارى بويىچە يىل ئاخىرلىشىپ، يېڭى يىل كىرگەن كۈنگە، مىلادى كالىندارى بويىچە 3 - ئاينىڭ 21 - كۈنى، يەنى، كۈن بىلەن تۈن تەڭلەشكەن كۈنگە توغرا كېلىدۇ. شۇڭا، ئەجدادلىرىمىز بۇ كۈننى يىل بېشى قىلىپ ئاللاپ، ئۇنىڭغا نورۇز (يېڭى كۈن، يىل يېڭىلانغان كۈن)، دەپ ئات قويغان.

نەۋرۇز تەنتەنە بايرىمىدۇر. كىشىلەر باھار پەسلىگە ئۇلىشىپ، ئوۋغا چىقىش، مال - ۋارانلىرىنى كۆكلەمگە كۆچۈرۈش، تېرىقچىلىققا كىرىشىشتىن ئاۋۋال ئىش - ئوقىتىگە ئوڭۇشلۇق، بەرىكەت، تۇرمۇشىغا ئاسايىشلىق، بەخت تىلەپ بۇ بايرامنى تەنتەنەلىك ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن.

نەۋرۇز تەبىئەت ۋە گۈزەللىك بايرىمىدۇر. بۇ تەبىئەت قىشلىق ئۇيقۇسىدىن ئويغىنىپ جانلىنىشقا باشلىغان، ئەگىز سۈيى ئېقىپ تاغ - ئېدىرلار، دەل - دەرەخلەر كۆكرىشكە باشلىغان، كىشىلەرگە يېڭى ھاياتلىق ئۈمىدى بەخش ئېتىلگەن مەزگىلدۇر. شۇڭا، نورۇز بايرىمى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەردە تەبىئەتتىن زوقلىنىش، تەبىئەتنى سۆيۈش، تەبىئەتنى گۈزەللەشتۈرۈش ئۈچۈن ئەتىيازلىق كۆچەت تىكىپ ئورمان بىنا قىلىش ئادىتى شەكىللەنگەن.

نەۋرۇز ئەمگەك بايرىمىدۇر. نورۇزدا ئاۋام سەپەرۋەر قىلىنىپ، ئېتىز - ئېرىقلار، باغلار، يوللار، ھويلا - ئاراملار تۈزەشتۈرۈلىدۇ، ئەتىيازلىق تېرىلغۇغا تۇتۇش قىلىنىپ، ئىشلەپچىقىرىش ئەمگىكى ئەۋجىگە چىقىدۇ.

نەۋرۇز تەنھەرىكەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى كەڭرى مەيدانلاردا پەلۋانلار چېلىشىشقا چۈشۈپ، ئۆزلىرىنىڭ باتۇرلۇقى ۋە مەردلىكىنى سىنىسا، داللىلاردا چەۋەندازلار بەيگە، ئوغلاق تارتىشىشقا چۈشۈپ، ئۇچقۇر ئاتلىرىنى كۆز - كۆز قىلىشىدۇ؛ دارۋازلار مۇئەللەققە تارتىلغان دارغا چىقىپ، ماھارەت كۆرسەتسە، باقمىچىلار ياكى يۇرت كاتتىلىرى قوچقار، خوراز ۋە كەكلىك سوقۇشتۇرۇش، ئىت تالاشتۇرۇش قاتارلىق جاندارلار ئويۇنلىرىنى ئۇيۇشتۇرۇپ، ئاۋامنىڭ كۈڭلىكىنى ئاچىدۇ.

نورۇز دەدەبىيات - سەنئەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى يەتتە ياشتىن يەتمىش ياشقىچە بولغانلارنىڭ ھەممىسى بايراملىق كىيىملىرىنى كىيىشىپ، يۇرت - مەھەللە بويىچە قوزغىلىپ، مەنزىرىلىك جايلىرىدا نورۇزغا ئاتاپ تەييارلىغان ھەرخىل ئويۇنلارنى ئوينىدايدۇ. شائىرلار نورۇزنامىلەرنى ئوقۇشۇپ، مۇتالىئە قىلىشىدۇ. ئەلنەغمىچىلەر «ئون ئىككى مۇقام» كۈيلىرى، خەلق ناخشىلىرىنى ياڭرىتىپ، سەھرا - دالىنى بايرام خۇشاللىقىغا چۆمدۈرىدۇ. بۇنداق چاغلاردا ئۇسسۇل ئوينىلايدىغانلىكى ئادەم بەس - بەستە ئۇسسۇلغا چۈشۈپ، سورۇننىڭ كەيپىياتىنى ئەۋجىگە كۆتۈرىدۇ.

بۈگۈنكى كۈندە نورۇز ئامان - ئېسەنلىكىنى، سالامەتلىكىنى، مەمۇرچىلىق، ئاسايىشلىقنى، ئىناقلىق، ئۆملۈكنى تەشەببۇس قىلىدىغان، ماھىر چەۋەندازلارنى، ئىلھامى قايناپ تۇرىدىغان شائىر - قوشاقچىلارنى تاللايدىغان، باھالايدىغان، ناخشا - مۇزىكا، ئۇسسۇل ۋە قىزىقچىلىقلار بىلەن كۆڭۈل ئاچىدىغان، يېڭىلىقلارنى كۆرەك قىلىدىغان، مۇقىملىقنى قوغداپ، ۋەتەنپەرۋەرلىكنى ئۇرغىتىدىغان، كىشىلەرنى ئىلىم - مەرىپەتكە ئۈندەپ، ئىناق جەمئىيەت بەرپا قىلىشقا يېتەكلەيدىغان، يىل بېشىدا خۇشاللىق بىلەن كۈچ - ئىلھام توپلاپ، ئىشقا پۇختا ئاتلىنىدىغان خاسىيەتلىك كۈن بولۇپ قالدى.

تەنتەنەلىرىدىن قارىغاندا، بۇ بايرامنىڭ ۋاقتى ئىككى ھەپتە، يەنى، 15 كۈن قىلىپ بەلگىلەنگەن. ھازىر كۆپرەك رايونلاردا ئۈچ كۈن ھېسابىدا ئۆتكۈزۈلۈۋاتىدۇ.

19 - ئەسىردىلا ياۋروپا ئالىملىرى تەرىپىدىن "يىپەك يولى" دەپ ئاتىلىشقا باشلىغان. ھازىر شۇنداق دەپ ئاتىلىش ئادەتكە ئايلانغان، قەدىمكى چاغدا ئاسىيا بىلەن ياۋروپا ئارىسىدىكى قۇرۇقلۇق قاتناش

يولى ناھايتى ئۇزۇن تارىخقا ئىگە. مانا شۇ يول توغرىسىدا قەدىمكى چاغدىلا جۇڭگو تارىخچىلىرى ۋە يۇنان روما ئالىملىرى مەلۇمات بەرگەن.

سىماچيەن (مىلادىدىن 145 - يىل بۇرۇن تۇغۇلغان) "تارىخى خاتىرىلەر" ناملىق ئەسىرىنىڭ "پەرغانە ھەققىدە قىسسە" ۋە سەنگو (مىلادىنىڭ 32 - يىلى تۇغۇلۇپ 92 - يىلى ئۆلگەن) "خەن سۇلالىسى يىلنامىسى غەربىي رايون ھەققىدە قىسسە" بابلىرىنى يازغاندا مىلادىدىن ئىككى ئەسىر بۇرۇن غەربىي رايونغا ئىككى قېتىم كېلىپ كەتكەن (مىلادىدىن 130 يىل بىر قېتىم ، مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن بىر قېتىم) مەشھۇر سەيياھ ۋە دىپلومات جاڭ چيەننىڭ خەن سۇلالىسىنىڭ (مىلادىدىن 207 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 220 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) پادىشاھى خەن ۋۇدىڭغا (مىلادىدىن 140 يىل بۇرۇنقى چاغدىن مىلادىدىن 87 يىل بۇرۇنقى چاغىغىچە پادىشاھ بولغان) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ ئەھۋالى ھەققىدە بەرگەن مەلۇماتىدىن پايدىلانغان. جۇڭگونىڭ ئەنە شۇ قەدىمكى تارىخى يىلنامىلىرىغا ئاساسلانغاندا ، دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان خەلقئارا قۇرۇقلۇق قاتناش يولى جەنۇبىي ۋە شىمالىي يول دەپ ئىككىگە بۆلۈنىدۇ. قەدىمكى چاغدا شەرقى ئاسىيادىكى ئەڭ چوڭ دۆلەتلەرنىڭ بىرى بولغان جۇڭگونىڭ پايتەختى چاڭئەن (ھازىرقى شىئەن) دىن غەربتىكى روما ئېمپىرىيىسىگە بارىدىغان يول گەنسۇدىكى خېشى كارىدۇرى ئارقىلىق داشاتا (دۇڭخۇاڭ) غا ئېلىپ كېلىدۇ. داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ، يول ئىككى ئاچىغا بۆلۈنىدۇ. بۇ ئاچا يولىنىڭ بىرى داشاتانىڭ غەربىي شىمالىدىكى لولان ئارقىلىق لوپنورغا ئۆتۈپ قارا قۇرۇم تىزمىلىرىنى بويلاپ خوتەنگە بارىدۇ. خوتەندىن چىقىپ غەربىي شىمالغا قاراپ ماڭغاندا ياركەندكە بارىدۇ. ئاندىن كېيىن پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ئافغانىستاندىكى بەدەخشان ئارقىلىق ئامۇ ۋادىسىغا بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىران ، ئىراق ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارغىلى بولىدۇ. مانا شۇ يول جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ.

داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىككى ئاچىغا بۆلۈنگەن يولنىڭ يەنە بىرى لولاننىڭ شىمالىدىن ئۆتۈپ قۇمۇلغا ئېلىپ بارىدۇ. ئاندىن كېيىن قۇمۇلدىن تۇرپانغا ئۆتۈپ تەڭرى تاغلىرىنىڭ جەنۇبىي تىزمىسىنى بويلاپ غەربكە ماڭغاندا قارا شەھەر ، كۇچار ، ئاقسۇ ئارقىلىق قەشقەرگە بارىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە ، سوغدى ، خارەزمى (ھازىرقى سوۋېت ئىتتىپاقىدىكى ئۆزبېكىستان ئىتتىپاقداش جۇمھۇرىيىتىدە) ئارقىلىق ئالانلار مەملىكىتىگە (كاسپى دېڭىزىنىڭ غەربىي شىمالىدا) بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن ، جەنۇبقا قاراپ مېڭىپ ئىرانغا ئۆتۈپ غەربكە بۇرۇلۇپ ماڭغاندا مىسوپوتامىيە (ئىراقتىكى دىجلى ۋە فرات ۋادىسى) ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارىدۇ. بۇ يول - شىمالىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. مانا شۇ يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان يوللارنىڭ ئاساسى تۈگۈنلىرى ھونلار دەۋرىدىن تارتىپ (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن) ئۇيغۇرلار ۋە ئۇلارنىڭ قېرىنداشلىرى ياشايدىغان رايونلاردا (تارىم ئويمانلىقى ۋە ئوتتۇرا ئاسىيا ، غەربىي ئاسىيادا) ئىدى. ئوچۇقراق ئېيتقاندا ، ئاسىيانىڭ شەرقىدىكى دۆلەتلەر (چاۋشيەن ، جۇڭگو) بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى مۇناسىۋەتلەرنى (ئىقتىسادى ، مەدەنىي ، سىياسىي ئالاقىلارنى) باغلايدىغان خەلقئارا سودا يولىغا ھونلار ، تۈركلەر ، ئۇيغۇرلار ھۆكۈمران بولۇپ كەلگەن. خەلقئارا سودا يولىنىڭ ھۆكۈمرانلىقىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن جۇڭگو بىلەن ھونلار ئارىسىدا ، تۈركلەر بىلەن ئىران ئارىسىدا ، ئۇيغۇرلار بىلەن تىبەت خانلىقى ئارىسىدا ئۇرۇشلار يۈز بەرگەن.

چۈنكى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى قاتناش يولىغا قايسى دۆلەت ھۆكۈمران بولسا شۇ دۆلەت خەلقئارا سودىدىن نۇرغۇن پايدىنى قولغا كىرگۈزگەندىن تاشقىرى ، سىياسى جەھەتتىمۇ ئۆزىنىڭ تەسىرىنى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپاغا ئۆتكۈزۈشتە شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئۆز مەقسىتىگە يېتەتتى. يۇنان يازغۇچىلىرى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قۇرۇقلۇق يولى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىشكە ئەھمىيەت بەرگەن. شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئەڭ قەدىمكى چاغدىن باشلاپ خوتەننىڭ

يىپەك ماللىرى (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) ئىچكى ئۆلكىلەردىن چىقىدىغان يىپەك ماللار (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) يۇنانىستانغا، رومغا ئېلىپ بېرىلاتتى. رومالىقلار بارغانسېرى يىپەك ماللارنى ئومۇميۈزلۈك ئىشلىتىدىغان بولدى. شۇ سەۋەبتىن مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان يۇنانلىق چوڭ سودىگەر مائىسىنىڭ ئوتتۇرا ئاسىيالىقلاردىن ياللاپ ئالغان سودا گۇماشتىلىرى خەلقئارا سودا يولىنى تەكشۈرۈپ چىققان.

يۇنان يازغۇچىسى مارتىيۇس (مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان) يازغان ئەسىرىدە مائىس ئىگىلىگەن ماتېرىيالدىن پايدىلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تونۇشتۇرغان. يۇناننىڭ مەشھۇر جۇغراپىيە ئالىمى كىلاۋدى پتولمى (مىلادىنىڭ 2 - ئەسىرىدە ياشىغان) مارتىيۇس بەرگەن مەلۇماتقا ئاساسلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تۆۋەندىكىچە كۆرسەتكەندى: پتولمىنىڭ كۆرسىتىشىچە بۇ يول ئوتتۇرا دېڭىزنىڭ شەرقىي قىرغىقىدىن باشلىنىپ سۈرىيە، ئىراق (مىسوپوتامىيە ۋادىسى) ئىران، ئافغانىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن شىمالغا بۇرۇلۇپ تاش مۇنار (بۇ تاش مۇنار تاغلاردىن ئالاي ۋادىسىغا چىقىش جايىدا بولسا كېرەك) دىن ئۆتۈپ سىرىسلىر ئىل (يۇنانچە سۆز بولۇپ، يىپەك ئېلى دېگەن بولىدۇ) گە (تارىم ئويمانلىقى) ئېلىپ بارىدۇ. يۇنان ئالىمى پتولمىنىڭ مەلۇماتى جۇڭگو تارىخچىلىرىنىڭ "جەنۇبىي يول" دەپ ئاتىغان يولىغا توغرا كېلىدۇ. يۇقىرىدىكى مەلۇماتلار ھونلار دەۋرىدە (مىلادىدىن 240 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 216 - يىلىغىچە داۋام قىلغان) جۇڭگو ۋە يۇنان يازغۇچىلىرىنىڭ بەرگەن مەلۇماتى.

تۈرك خانلىقى دەۋرىدە (مىلادىنىڭ 552 - يىلىدىن 745 - يىلىغىچە) شەرقتىن غەربكە بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى توغرىسىدا جۇڭگونىڭ "سۈي سۇلالىسى يىلنامىسى، پىچۈي ھەققىدە قىسسە" دىمۇ مەلۇمات بېرىلگەن. شۇ يىلنامىغا كۆرە دۇنيانىڭ شەرقتىن غەربكە بارىدىغان يول ئۈچ تارماقتىن ئىبارەت. بۇ ھەقتە يىلنامىدا مۇنداق مەلۇمات بېرىلگەن:

سۈي سۇلالىسى (مىلادىنىڭ 504 - يىلىدىن 612 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ پادىشاھى ياڭدېنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 605 - يىلىدىن 618 - يىلىغىچە) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ سودا ئەلچىلىرىنىڭ كۆپچىلىكى ھازىرقى گەنسۇدىكى چاڭئېغا كېلىپ جۇڭگو بىلەن سودا ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەن. مانا شۇ مۇھىم ئەھۋالنى ھېسابقا ئالغان ياڭدې پىچۈي ئاتلىق كىشىنى جۇڭگو تەرەپنىڭ سودا ئىشلىرىغا مەسئۇل قىلىپ تەيىن قىلغان. پىچۈي چاڭئېغا كەلگەن چەت ئەل سودىگەرلىرى بىلەن بولىدىغان مۇئامىلىدىن پايدىلىنىپ غەربىي رايوندىكى (تارىمىدىن ئالغاندا ئوتتۇرا ئاسىيانى، كەڭ مەنىدىن ئالغاندا شەرقىي تۈركىستاندىن تارتىپ ياۋروپاغىچە بولغان جايلارنى ئۆز ئىچىگە ئالىدۇ) دۆلەتلەردە ياشايدىغان خەلقلەرنىڭ ئۆرپ - ئادەتلىرى ئۇلارنىڭ دۆلىتىدىكى يوللار، تاغلار، دەريالار، خەتەرلىك ئۆتكەللەر (يول ئۆتكەللىرى) توغرىسىدا مەمۇرات توپلىغان. پىچۈي تىزىملىغان ماتېرىياللىرىغا ئاساسلىنىپ "غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئۈچ جىلدلىق ئەسەر يازغان. مانا شۇ ئەسەردە مۇنداق دىيىلگەن: "داشاتادىن غەربكە قاراپ مېڭىپ كاسپىي دېڭىزىنىڭ بويىغا كىرىشىدە ئۈچ يول بار... بۇ يوللارنىڭ بىرى شامالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول قۇمۇل، بارىكۆل، تۇرالار (ئۇيغۇرلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ياشايدىغان جايلار (قۇمۇلنىڭ غەربىدىن تارتىپ ئېلى ۋادىسىغىچە بولغان جايلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ، ئا) ئارقىلىق تۈرك خانلىقىنىڭ ئوردىسىغا (غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ تالاس دەرياسى بويىدىكى ئوردىسى كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا چۇ دەرياسىدىن ئۆتۈپ شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىگە، كاسپىي دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى ئوتتۇرا يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول - تۇرپان، قاراشەھەر، كۇچار، قەشقەر ئارقىلىق ئۆتىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە قاراپ ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە، تاشكەنت، سەمەرقەنت، كىيود، بۇخارا، مەرۋىدىن ئۆتۈپ ئىران

ئارقىلىق كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول پىچان ، خوتەن ، قاغالىق ، تاشقورغاندىن ئۆتۈپ پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ۋاخان (ئافغانىستاندا) توخارىستان (ئافغانىستان) ، ئىپتىلىت (ھازىرقى پاكىستان ، شىمالى ھىندىستان) ، بامىيان (ئافغانىستاندا) ، كىبود (سەمەرقەنتنىڭ غەربىي شىمالىدا) ئارقىلىق شىمالىي ھىندىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ يۈرگەندە كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارغىلى بولىدۇ. بۇ ئۈچ يول بويىدىكى دۆلەتلەرنىڭ ھەربىرىنىڭ ئۆزلىرى ماڭىدىغان يوللىرى بولۇپ ، شىمالدىن جەنۇبقا قاتنايدۇ..... قۇمۇل ، تۇرپان ، پىچان غەربىي رايونغا بارىدىغان يوللارنىڭ دەۋرىسى بولۇپ ، داشاتا بولسا ناھايىتى مۇھىم ئۆتكەل". پىچۇي تەسۋىرلىگەن يوللار ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 – 745) خەلقئارا سودا يوللىرى بولۇپ ، بۇ يوللار غەربىدە شەرقىي روما ئىمپېرىيىسىنىڭ پايتەختى كونستانتىنوپول (ھازىرقى ئىستانبۇل) دىن تارتىپ شەرقتە كۇرىيىگىچە (ھازىرقى چاۋشىيەنگىچە) بارىدىغان يول ئىدى. پىچۇينىڭ "غەربىي رايوندا يېڭى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئەسىرىدە خاتىرىلەنگەن شىمالىي ، ئوتتۇرا ، جەنۇبىي يول دەپ ئاتالغان ئۈچ يولنىڭ ئاساسى لېنىيىسى ۋە تۈگۈنلىرى بولغان رايونلار (كاسپى دېڭىزىنىڭ شەرقىي ۋە شىمالىي قىرغاقلىرىدىكى جايلار ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ئافغانىستان ، تارىم ئويمانلىقى ، جۇڭغار ئويمانلىقى) تۈرك خاقانلىقىنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە بولۇپ ، شۇ چاغدىلا تۈركلەر خەلقئارا سودا يولىنىڭ خوجايىنى ئىدى.

2. شەرق مەلىكىسى توغرىسىدا [تەھرىر]

يېقىنقى يىللاردىن بېرى بەزى ئالىملار (چەت ئەل ئالىملىرىمۇ بۇنىڭ ئىچىدە) قەدىمكى خوتەننىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ھەققىدە مۇلاھىزە يۈرگۈزگەندە تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغان ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" دەيدىغان رىۋايەتنى كۆتۈرۈپ چىقىپ ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرىغىنى شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) نىڭ ئېلىپ كەلگەنلىكى ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خوتەندە پىلنىڭ يوق ئىكەنلىكىنى سۆزلەيدىغان بولۇپ قالدى. بۇ رىۋايەتلەرنى راستقا ئايلاندۇرۇشقا ئۇرۇنۇۋاتقانلار رەت قىلغىلى بولمايدىغان تارىخى پاكىتلاردىن كۆز يۇمۇپ ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرىغىنى مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى خوتەن خاقانى ۋىجايىا جاۋا (بۇ بۇددا دىنىغا ئېتىقاد قىلىدىغان خوتەن ئۇيغۇرلىرىنىڭ بوددىست ھىندىچە ئىسمى بولسا كېرەك) غا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن ، شۇنىڭدىن كېيىن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقى پەيدا بولغان دېيىشىدۇ.

ئۇلارنىڭ بىردىنبىر ئاساسلىنىدىغان دەسمايىسى ، جۇڭگو تارىخىدا ئۆتكەن مەشھۇر بۇددىست شۇەنجاڭ (مىلادىنىڭ 602 – يىلى تۇغۇلۇپ 667 – يىلى ئۆلگەن) نىڭ "ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىدىكى شەرق مەلىكىسى توغرىسىدىكى رىۋايەت.

شۇەنجاڭ ھىندو بۇددىزىمىنى ئۆگىنىش ۋە تەتقىق قىلىش ئۈچۈن ھىندىستانغا بېرىپ 19 يىل (مىلادىنىڭ 627 – يىلىدىن 645 – يىلىغىچە) تۇرغان. ئۇ لويانغا قايتىپ كەلگەندىن كېيىن ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ھىندىستاندا كۆرگەن – بىلگەن ، ئاڭلىغانلىرىغا ئاساسلىنىپ "ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" دېگەن ئەسەرنى بىيەنجى دېگەن كىشىنىڭ ياردىمى بىلەن تۈزۈپ چىققان .

"ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسەرگە شۇەنجاڭنىڭ ئېيتىپ بېرىشى بويىچە (ھىندى ، تىبەت رىۋايەتلىرى ئاساسىدا) خوتەن خانى ۋىجايىا جاۋاغا ياتلىق بولغان شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) خوتەنگە كېلىدىغان چاغدا باش كىيىمنىڭ ئىچىگە پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى يوشۇرۇپ چېگرادىن ئۆتكەنمىش. چېگرادىكىلەر مەلىكىنىڭ باش كىيىمىنى تەكشۈرۈشكە جۈرئەت قىلالىمىغان. مەلىكە خوتەنگە كەلگەندىن كېيىن پىلنى ئۆستۈرگەن. بۇنى كۆرگەن ۋەزىرلەر خوتەن خانىغا: بۇ قۇرۇتلارنى كۆيدۈرۈۋېتەيلى ، بولمىسا ئۇ ئەجدىرھاغا ئايلىنىشى مۇمكىن ، دەيدۇ.

ئەمما مەلىكە پىلە قۇرۇتىنى يوشۇرۇن ھالدا بېقىپ ئۆستۈرۈپ ئۇنىڭدىن چىققان يىپە كىتىن شايى - دۇردۇن توقۇپ ، كىيىم - كېچەك تىكىپ كىيىپتۇ. بۇنى كۆرگەن خوتەن خانى پىلە قۇرۇتىنى ئۆستۈرۈشكە يول قويۇپتۇ.

بۇ رىۋايەتنىڭ تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلاش ئۈچۈن مىلادىنىڭ 440 - يىلى خوتەن خانىغا ياتلىق قىلىنغان (بولغان) شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) پىلە قۇرۇتىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشتىن ئاز دېگەندە 800 يىل بۇرۇن (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقىنىڭ تەرەققىي قىلغانلىقىنى ، ياۋرۇپادىكى رومالىقلارنىڭ خوتەندە توقۇلغان يىپەك ماللارنى ئەتىۋالاپ ، ئۇنىڭدىن كىيىم - كېچەك كىيگەنلىكىنى ، شۇ چاغلاردا تېخى جۇڭگودىن چىقىدىغان يىپەك ماللارنى بىلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلارنى كەلتۈرۈش ئارقىلىق "خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرق مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىش لازىم.

ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" توغرىسىدىكى يالغان رىۋايەتنى رەت قىلىش ئۈچۈن قەدىمكى چاغلاردا رومالىقلارنىڭ جۇڭگونىڭ يىپەك ماللىرىنى تېخى بىلمىگەن ۋە ئۇنى كۆرمىگەن چاغدا ، ئەڭ دەسلەپ قايسى خەلقلەر توقىغان يىپەك ماللارنى بىلىدىغانلىقى ۋە ئۇ ماللاردىن كىيىم - كېچەك كىيگەنلىكى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىش ناھايىتى مۇھىم مەسىلە.

قەدىمكى چاغدىكى يۇنان ۋە روما ئالىملىرىدىن كىتئاس (مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن ئۆتكەن) ، سىترا بون (مىلادىدىن 54 يىل بۇرۇن تۇغۇلۇپ مىلادىنىڭ 24 - يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، خوبلىئوس ۋىگىلى مارۇ (مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن) ، روما تارىخچىسى فىلوروس (مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن) ، فىلىپپىنى (مىلادىنىڭ 23 - يىلى تۇغۇلۇپ 79 - يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 - ئەسىرلىرىدە ئۆتكەن) قاتارلىقلار ئۆزلىرىنىڭ يازغان ئەسەرلىرىدە تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يۇرتىنى (خوتەننى ئاساس قىلغان) يۇنان تىلىدا "سىرىسلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى) دەپ يېزىشقان.

ياۋرۇپالىقلاردىن تۇنجى قېتىم يىپەك دۆلىتى "سىرىسلار دۆلىتى" توغرىسىدا مەلۇمات بەرگەن. يۇنان ئالىمى كىتئاس بولۇپ ، ئۇ مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن "سىرىسلار دۆلىتى" دېگەن نامنى تىلغا ئالغان.

يۇنان ئالىملىرىدىن سىترايون "ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىنى يازغاندا (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) ئۇلۇغ ئىستىلاچى ئالىكاندىر ماكىدونىكى (ئىسكەندەر زۇلقەرنەين) نىڭ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇن ئالەمدىن ئۆتكەن مەشھۇر سەركەردىسى ئۇنىسكىر يىتوسنىڭ خاتىرىسىدىن پايدىلانغان. ھىندىستانغا كەلگەن ئۇنىسكىر يىتوس ئۆزى يازغان خاتىرىدە ئۇيغۇرلارنىڭ ئانا يۇرتى بولغان تارىم ئويمانلىقىنى "سىرىسلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") دەپ يازغان. "سىرىسلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى) توغرىسىدا يۇنان ۋە روما يازغۇچىلىرى ئىچىدىن مىلا ، پىلىپپى ، ماركسىللىئوس ، پىتولمى قاتارلىقلارنىڭ بەرگەن مەلۇماتى بىرقەدەر تەپسىلىراق ۋە ئېنىقراق.

روما يازغۇچىسى مىلا "مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن" ، "ئاسىيانىڭ شەرقىدە ھىندىلار ، سىرىسلىقلار ، سىتسىلىكلەر³ ياشايدۇ. ھىندىلار بولسا جەنۇبتا ، سىتسىلىكلەر بولسا ئەڭ شىمالدا ، سىرىسلار بولسا مانا شۇ ئىككىسىنىڭ (سىتسىلىكلەر بىلەن ھىندىلار - ئا) ئوتتۇرا قىسمىدا ياشايدۇ... سىرىسلىقلار دۇنيادا تەڭرىنى تېپىلمايدىغان سەمىمى ، سادىق ئادەملەر ، ئۇلار سودا ئىشلىرىغا ئۇستا بولۇپ ، سودا قىلغاندا يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. ماللىرىنى قۇملۇققا قويۇپ - قويۇپ كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" [1] دەپ يازىدۇ. مىلادىنىڭ سىرىسلىقلار توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى.

ئەمەلىيەتكە دەلىل ئۇيغۇن كېلىدۇ. بۇنىڭدا ، دىققەت قىلىشقا ئەرزىيدىغان ئۈچ مۇھىم نۇقتا بار. (1) مىلا ئېيتقاندا ، ھىندىستان سىرىسلىقلار (ئۇيغۇرلار - ئا) نىڭ يۇرتى تارىم ئويمانلىقىنىڭ جەنۇبىغا جايلاشقان. [2] مىلا "سىرىسلىقلار سودا قىلغاندا ، يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. مالنى قۇملۇققا قويۇپ - قويۇپ ، كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" دەيدۇ. بۇنداق ئەھۋال قەدىمكى چاغلاردا تۈركى خەلقلەردە ئادەتكە ئايلىنىپ كەتكەن "تىلىسز سۇدا" نى كۆرسىتىدۇ. [3] مىلا "سىرىسلىقلار مالنى قۇملۇققا قويدۇ" دەيدۇ. مىلا ئېيتقان قۇملۇق تارىم ئويمانلىقىدىكى قۇملۇق - چۆلىنى كۆرسىتىدۇ. جۇڭگونىڭ ئاساسى تېررىتورىيىسى بولغان ئوتتۇرا تۈزلەڭلىكتە قۇملۇق چۆل يوق. بۇنى جۇغراپىيىدىن ئاددىي ساۋادى بار ئادەملەرنىڭ ھەممىسى بىلىدۇ.

تەبىئەتشۇناس رىم يازغۇچىسى پىلىنى "تەبىئەت تارىخى" ناملىق ئەسىرىدە "سىرىس دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") توغرىسىدا مەزمۇنى مىلا بەرگەن مەلۇماتقا ئوخشايدىغان مەلۇمات بېرىدۇ. پىلىنى مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلارنىڭ ئورمانلىرىدىن يىپەك چىقىدۇ. دۇنياغا مەشھۇر.... ئۇلار كىمخاپ ، ئاۋاق - دۇردۇن توقۇپ روماغا ئېلىپ بېرىپ ساتىدۇ.... سىرىسلىقلار مۇلاھىم ، تارتىنچاق كېلىدۇ." [4] پىلىنى يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلار ، بوي - تۇرقى جەھەتتە ئادەتتىكى ئادەملەردىن ئېگىز ، چاچلىرى قىزىل ، كۆزلىرى كۆك ، ئاۋازلىرى جاراڭلىق كېلىدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ئۇلارنىڭ تىلىنى بىلمەيدۇ. شۇنىڭ ئۈچۈن ئۇلار بىلەن سۆھبەتلىشەلمەيدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ماللىرىنى مەلۇم دەريانىڭ شەرقى قىرغىقىغا ئېلىپ بېرىپ ، سىرىسلىقلارنىڭ ماللىرىنىڭ يېنىغا قويدۇ. ئەسلىدە بېكىتىلگەن باھا بويىچە مال ئالماشتۇرۇلىدۇ." [5] پىلىنىڭ مەلۇماتىدىن قارىغاندا ، سىرىسلىقلارنىڭ يىپەك ماللىرى روماغا ئېلىپ بېرىلىپ سېتىلىدىكەن. ئۇنىڭ ئۈستىگە پىلىنىنىڭ ، سىرىسلىقلارنىڭ ئېرقى خۇسۇسىيەتلىرى توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى ناھايىتى يۇقىرى قىممەتكە ئىگە. بۇ ، ئۇيغۇرلارنىڭ ئاق تەنلىك ئېرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنى ئىسپاتلايدۇ. جۇڭگونىڭ قەدىمكى تارىخچىلىرىمۇ ، ئېرقى جەھەتتىن ئۇيغۇرلارغا بەكمۇ يېقىن بولغان ئويسۇنلارنى "كۆك كۆز ، قىزىل چاچ" [6] دەپ يازغان بولسا ، قىرغىزلارنى "چىرايى ئاق سۈزۈك ، قىزىل چاچ ، كۆزلىرى كۆك" [7] دەپ يازغان. پىلىنى ، رىم ئات سۆڭەكلىرىنىڭ ئەيشى - ئىشرەت ، كەيپ - ساپاغا بېرىلىپ تۇرمۇشتا چىرىكلىشىپ ، بايلىقلارنى ھەددىدىن ئارتۇق بۇزۇپ - چېچىپ ، ئەخلاقى جەھەتتە بەكمۇ بۇزۇلۇپ كەتكەنلىكى ، ئۇلارنىڭ كىيىدىغان كىيىملىرىنىڭ سىرىسلەر دۆلىتىدىن كېلىدىغان كىمخاپ تاۋار - دۇردۇنلاردىن تىكىلىدىغانلىقى ، سىرىسلەر دۆلىتىدىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ئۈچۈن رىم تىللىلىرىنىڭ (ئالتۇن پۇللىرىنىڭ - ئا) سىرىسلىقلارنىڭ قولىغا چۈشۈپ كېتىدىغانلىقى توغرىسىدا ھەسرەتلىنىپ مۇنداق دەپ يازغان ئىدى: "دۆلىتىمىزنىڭ تىللىلىرىدىن ھىندىستان سىرىسلار دۆلىتى ۋە ئەرەپ يېرىم ئارىلى قاتارلىق ئۈچ دۆلەتكە ھەر يىلى ئاز دېگەندە يۈز مىليون سىتىر كىيىس (رىم تىللاسى) ئېقىپ كېتىدۇ. مانا مۇشۇ پۇللار ، دۆلىتىمىزنىڭ ئەرلەر بىلەن ئاياللار (ئاق سۆڭەكلەرنى دېمەكچى) نىڭ بۇزۇپ - چېچىپ خەجلىشى ئۈچۈن كېتىدۇ." [8] پىلىنىنىڭ "تەبىئەت تارىخى" دىكى مەلۇماتقا ئاساسلانغاندا ، روما ئاق سۆڭەكلىرى ئۆزلىرىنىڭ ئەيشى - ئىشرەت ، كەيپ - ساپالىق تۇرمۇشىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان يىپەك ماللارنى سىرىسلىقلاردىن ئالغان بولسا ، دورا - دەرەمەك ، ئۈنچە - ياقۇتلارنى ھىندىستاندىن ، مەرۋايىتلارنى ئەرەبىستاندىن ئالغان.

يۇقىرىدا ئېيتىلغاندەك ھەر يىلى روما پۇلىدىن يۈز مىليون سىسىستىركىس (رىم تىللاسى) روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ ئېھتىياجى ئۈچۈن سىرىسلىقلاردىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ، ھىندىستاندىن ۋە ئەرەبىستاندىن ئالىدىغان دورا - دەرەمەك ، ئۈنچە - ياقۇت ، مەرۋايىتلار ئۈچۈن سەرپ بولغان. يونان ئالىمى كىلاۋدى پىتۇلىمى "جۇغراپىيە" ناملىق ئەسىرىدە ، سىرىسلار دۆلىتى (يىپەك دۆلىتى) نىڭ تەبىئىي شارائىتى ، قانداق خەلقلەر ياشايدىغانلىقى توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلار دۆلىتىنىڭ غەربىي چېگرىسى سىستىيە بولۇپ ، ئۇ ئىمماۋسى [9] تېغىنىڭ سىرتىدا ،

شىمالى چېگراسى نامسىز يەر..... شەرقى چېگراسىمۇ نامسىز يەر. جەنۇبىي بولسا ،
ھىندىستاندىكى كانگې دەرياسىنىڭ شەرقىي قىرغىقى بىلەن چېگرالىنىدۇ. "[10] پىتۇلىيىمى ،
سىرىسلار دۆلىتىنىڭ ئەتراپىنى ئوراپ تۇرىدىغان تاغلار توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلار
دۆلىتىنىڭ تۆت تەرىپىنى.... تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئىككى چوڭ دەريا
ئاقىدۇ. ئۇ دەريالارنىڭ بىرىنچىسى ئۇيغۇرداس () دەرياسى بولۇپ ، ئۇ ئاۋشاتسىتان ۋە ئاسمىران ()
تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. دەريالارنىڭ ئىككىنچىسى باۋتسى دەرياسى بولۇپ ،
ئۇكاسىيان () ۋە ئوتتۇرۇ كورخۇس () تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. "[11] يۇقىرىدا
تىلغا ئېلىنغان ئىككى دەريانىڭ ئالدىنقىسى ئاقسۇ ياكى قەشقەر دەرياسى ، كېيىنكىسى ياركەنت
(زەرەپشان) ياكى قارىقاش دەرياسىدىن باشقا دەريا ئەمەس.

پىتۇلىمى ئۇيغۇرداس دەرياسىنىڭ بويىدا ئۇيغۇرداس دۆلىتى بار دېگەن. پىتۇلىمىنىڭ ئۇيغۇرداس
دېگىنى ، دەل ئۇيغۇرلارنىڭ يۇنان تەلەپپۇزىدا ئېيتىلىشى خالاس. يۇنان ئالىمى ماركسېللىنوس
(مىلادىنىڭ 380 - يىلى ياشىغان) "تارىخنامە" ئاتلىق كىتابىدا : "شەرقتە سىرىسلەر ئېلى بار ، ئۇنىڭ
ئەتراپىنى ئېگىز تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. بۇ تاغلار بىر تۇتاش سوزۇلۇپ تەبىئىي توسۇقنى
شەكىللەندۈرىدۇ. سىرىسلار شۇنىڭ ئىچىدە ياشايدۇ. ئۇلارنىڭ يېرى تەكشى ، كەڭتاش ۋە باي.
غەربتە سېستىيە بىلەن چېگرالىنىدۇ. شەرقىي بىلەن شىمالدىن ئىبارەت ئىككى تەرىپى چۆللۈك ،
تاغلىرىنىڭ ئۈستى (تەڭرى تاغلىرى بىلەن پامىر تاغلىرى كۈزدە تۇتۇلسا كېرەك) يىل بويى قار بىلەن
قاپلىنىپ تۇرىدۇ. جەنۇبىي چېگراسى ھىندى ۋە كانگې دەرياسىغىچە بارىدۇ.... تاغلىرىنىڭ
ھەممىسى ئېگىز ، يوللىرى تىك قىيالىق ئەگرى - بۈگرى كېلىدۇ. تاغلارنىڭ ئارىسى تۈزلەڭلىك ،
ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئۇيغۇرداس ۋە باۋتسى دەرياسىدىن ئىبارەت ئىككى دەريا ئاقىدۇ....
سىرىسلەر تىچ ياشايدۇ. ھەربىي قورال - ياراق تۇتمايدۇ. زادى ئۇرۇش قىلمايدۇ. مۇلاھىم ، ياۋاش ،
قوشنا دۆلەتلەرنى پاراكەندە قىلمايدۇ. ئىقلىمى مۆتىدىل ، ھاۋاسى ساپ ، پاكىز ، ئاسماندا بۇلۇت
كۆپ بولمايدۇ. قاتتىق بوران چىقمايدۇ. ئورمانلىق ئىنتايىن كۆپ ، ئورمانلىقتا ماڭسا ئاسماننى
كۆرگىلى بولمايدۇ. "[12] ماركسېللىنوس يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلار ئاددى - ساددا
ياشايدۇ ئادەتلەنگەن. ئۇلار خالى جايىدا ئولتۇرۇپ كىتاب ئوقۇپ كۈن ئۆتكۈزۈشنى ياخشى كۆرىدۇ.
كىشىلەر بىلەن بېرىش - كېلىش قىلىشنى ئانچە ياقتۇرمايدۇ. چەت ئەللىكلەر چېگرادىكى دەريادىن
ئۆتۈپ ، ئۇ يەرگە يىپەك ياكى باشقا مال ئالغىلى بارسا ، كۆزلىرى بىلەن بىر - بىرىگە بېقىشىپلا
باھاسىنى توختىتىدۇ. گەپلەشمەيدۇ ، ئۇلارنىڭ يەر بايلىقى مول ، باشقىلارغا ئېھتىياجى چۈشمەيدۇ
". "[13] يۇقىرىدا ، يۇنان ۋە رىم ئالىملىرىنىڭ خاتىرىلىرىدىن كەلتۈرگەن پاكىتلاردىن تۆۋەندىكى
خۇلاسىنى چىقىرىش مۇمكىن :

مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇنقى ۋاقىتتىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلار (يۇنان ۋە رىم) تارىم ۋادىسىدىكى
ئۇيغۇرلار ئېلىنى ، يىپەك ئىلى (سىرىسلەر ئېلى) دەپ تونىغان.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئورمانلىقىنىڭ تەبىئىي شارائىتى (تاغلىرى ، دەريالىرى ، ئورمانلىرى ،
چۆللىرى ، ئېقىلىمى) ئۇنىڭغا چېگرالىنىدىغان دۆلەتلەر ھەققىدە ئاساسەن توغرا مەلۇمات بەرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى ئەڭ قەدىمكى چاغلىرىدىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلارنىڭ تارىم ئويمانلىقىدىكى
ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك ماللىرىنى ئىستېمال قىلغانلىقىنى كۈچلۈك پاكىتلار ئارقىلىق ئېنىق ۋە
تەپسىلىي چۈشەندۈرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئويمانلىقىدا ياشىغان خەلقنىڭ ئۇيغۇر ئىكەنلىكىنى ، ئۇلارنى ئۆز نامى
بىلەن (ئۇيغۇرداس) ئاتىغاندىن تاشقىرى ، ئۇلارنىڭ ئىرقى جەھەتتىن قايسى ئىرققا مەنسۇپ
ئىكەنلىكىنىمۇ ئىسپاتلاپ بەرگەن.

ئەگەر ، سىرىس ئېلى دەپ ئاتالغان تارىم ئويمانلىقىدا يىپەكچىلىك سانائىتى ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ (مىلادىدىن نەچچە ئەسىر بۇرۇن) تەرەققى قىلىمىغان بولسا ، "جاھاننىڭ مەر - مەر شەھرى" دەپ ئاتالغان رىمىدىكى روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ يۇقىرى سۈپەتلىك يىپەك ماللارغا بولغان ئېھتىياجىنى قامدىيالمىغان بولاتتى.

ئۇيغۇرلارنىڭ قەدىمكى چاغلاردا ، يىپەك توقۇمىچىلىقىدا يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلار ئاز ئەمەس. ئىچكى ئۆلكىلەردىكى خەنزۇلار يىپەك توقۇمىچىلىقىدا ئۇيغۇرلارنىڭ توقۇمىچىلىقتىكى ئارتۇقچىلىقىدىن ئۆگەنگەنلىكى بۇنىڭغا مىسال بولىدۇ. يېقىنقى يىللاردا ، شىنجاڭنىڭ ھەرقايسى جايلىرىدىن 6 - ئەسىردە ئىچكى ئۆلكىلەردە توقۇلغان يىپەك توقۇلمىلار قېزىۋېلىندى. بۇنداق يىپەك توقۇلمىلاردىكى "نەسبەتەن كۆزگە كۆرۈنەرلىك تەرەققىيات شۇ بولغانكى ، شۇ چاغلاردا تۈز يوللۇق كىمخاپلاردىن تاشقىرى يەنە قىياش گۈللۈك ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىلغان كىمخاپلارمۇ مەيدانغا كەلگەن ، ئارقاقتىن بۇ خىل گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى خەن سۇلالىسى ۋاقتىدىلا (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن شىنجاڭدىكى قېرىنداش مىللەتلەر يۇڭ توقۇمىچىلىق ھۈنرىدە قوللانغان. ئوتتۇرا تۈزلەڭلىك رايونلىرى يىپەك توقۇمىچىلىقتا قوللانغان بۇ خىل توقۇش ئۇسۇلىنى (كىمخاپلارنىڭ ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى - ئا) شىنجاڭدىن ئۆگەنگەن بولسا كېرەك." [14] مانا شۇ پاكىت قەدىمكى چاغلاردا ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ياكى يۇڭ توقۇمىچىلىقىدا بولسۇن يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى كۆرسىتىدۇ.

بۇنىڭدىن تاشقىرى ، مىلادىنىڭ 440 - يىللىرى ، شەرق مەلىكىسى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن شىنجاڭ رايونىدا "يىپەك يوق ئىدى" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدىغان مۇنداق بىر پاكىتمۇ بار : يېقىنقى يىللاردا تۇرپان رايونىدا ئېلىپ بېرىلغان ئارخىئولوگىك قېزىشلەر ئارقىلىق "قېزىۋېلىنغان قول يازمىلار ئىچىدە.... مىلادىنىڭ 418 - يىلىدا پىلە قۇرۇتىنى ۋە ئۆزىمە دەرىخىنى ئىجارىگە ئېلىش توغرىسىدا يېزىلغان ھۆججەت ئۇچرىدى." (يادىكارلىق 40 - بەت). مانا بۇ پاكىت ، يىپەك مەلىكىسى ("شەرق مەلىكىسى") مىلادىنىڭ 440 - يىللىرى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدۇ. قەدىمكى چاغدا خوتەندىلا ئەمەس ، ھەتتا تۇرپان رايونىدىمۇ يىپەكچىلىك تەرەققىي قىلغانىدى.

يۇقىرىدىكى پاكىتلاردىن چىقىرىلغان ئەڭ ئاساسلىق ۋە مۇھىم خۇلاسە ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىدىكى مىلادىنىڭ 440 - يىلى جۇڭگودىن خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشىدىن بۇرۇن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىق سانائىتى يوق ئىدى دېگەن رىۋايەتنىڭ ئۈزۈل - كېسىل رەت قىلىنىشى ، خالاس.

شۇنىمۇ ئېيتىش كېرەككى ، قەدىمكى چاغلاردا جۇڭگودىن باشقا دۆلەتلەرنىڭ ھۆكۈمرانلىرىغا ياتلىق بولغان مەلىكىلەرنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىغا ، ئۇيسۇن خانلىرىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىلىرىنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگو تارىخى يىلنامىلىرىغا يېزىلغان. ئەپسۇسكى مىلادىنىڭ 5 - ئەسىرىدە خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ ئىسمى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىدا ئۇچرىمايدۇ.

تارىخىي پاكىتلارنىڭ راستلىقىغا ھۆرمەت قىلىنىدىغان بولسا ، تارىخىي پاكىتلار بويىچە ئىسپاتلانمىغان رىۋايەتنىڭ يالغانلىقى ئېتىراپ قىلىنسا ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ، خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنىڭ تامامەن يالغانلىقىنى ئېتىراپ قىلماسلىققا ھېچقانداق بانا - سەۋەب يوق. ھونلارنىڭ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا بارىدىغان خەلقئارا قاتناش يولىغا ھۆكۈمرانلىق قىلىشى ، جۇڭگو بىلەن غەرب ئەللىرى ئارىسىدىكى تۈرلۈك مۇناسىۋەتلەرنىڭ ئوڭۇشلۇق ئېلىپ بېرىلىشىغا توسقۇن بولغان. شۇنىڭ ئۈچۈن شەرق بىلەن غەرب

ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى جۇڭگوغا نىسبەتەن گاھ تاقىلىپ ، گاھ ئېچىلىپ تۇراتتى.

مىلادىنىڭ 87 - يىلى ۋە مىلادىنىڭ 101 - يىلى ، ئىران ئەلچىلىرى جۇڭگوغا كەلگەن بولسا ، مىلادىنىڭ 97 - يىلى جۇڭگو ئەلچىسى گەن يىڭ (بۇنى بەنچاۋ ئەۋەتكەن) ئىرانغا بارغان. جۇڭگو بىلەن ئىران ئارىسىدا سودا مۇئامىلىسى توغرىسىدا بېتىم تۈزۈلگەن. تارىخى مەلۇماتلارغا ئاساسلانغاندا مىلادىنىڭ 120 - يىلى رومالىق بىر سېھرىگەر دېڭىز يولى بىلەن ھىندىچىنىغا كېلىپ ، بېرما ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. مىلادىنىڭ 1660 - يىلى روما ئېمپىراتۇرى ماركۇس ئاۋرىل (مىلادىنىڭ 161 - يىلىدىن 166 - يىلىغىچە ئېمپىراتۇر بولغان) دېڭىز يولى ئارقىلىق جۇڭگوغا ئەلچى ئەۋەتكەن. روما ئەلچىسى دېڭىزدىن ھىندىچىنىغا چىقىپ ۋېيتنام ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. ئەلچى جۇڭگو پادىشاھى خەن خۇئاندى (مىلادىنىڭ 147 - يىلىدىن 167 - يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) غا پىل چىشى ، كەركە مۈڭگۈزى ، ياقۇت قاتارلىق سوۋغاتلارنى ئېلىپ كەلگەن. يۇقىرىدىكى تارىخى پاكىتلارغا ئاساسلانغاندا ئىراننىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى رومالىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى (يىپەك ئېلى) دەپ ئاتىغان ئۇيغۇرلار بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتى (بۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن باشلانغان)دىن ئاز دېگەندە ئۈچ ئەسىر (مىلادىدىن 105 يىل بۇرۇن) كېيىن باشلانغان. رومالىقلارنىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى (ئەگەر شۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىنىڭ 166 - يىلىدىن باشلانغان بولسا) رومالىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتىدىن تەخمىنەن 600 يىل كېيىن باشلانغان.

پىلە قۇرۇتتى ئۇرۇقنىڭ ياۋرۇپاغا تارقىلىشى [تەھرىر]

قەدىمكى رىم ئېمپىرىيىسى دەۋرىدە (مىلادىدىن بۇرۇن ۋە كېيىن) يىپەكتىن توقۇلغان كىمخاپ ، شايبى تاۋار ، دۇردۇنلارنىڭ ياۋرۇپاغا (ئاساسەن رومالار) تارىم ئويمانلىقىدىكى يىپەك ئېلى (سىرىسلەر ئېلى)دىن بارغانلىقى ، ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىنىڭ يالغانلىقى توغرىسىدا سۆزلەپ ئۆتۈم. تۈرك خاقانلىقى دەۋرىدە ئىچكى ۋە تاشقى (خەلقئارا) سودا ئىشلىرى ئەھۋالىنىڭ ئاساسى مەشغۇلاتلىرىدىن بىرى ئىدى. بولۇپمۇ بۇ دەۋردە خەلقئارا سودا ناھايىتى كەڭ مىقياسىدا قانات يايدىغان ئىدى. مىلادىنىڭ 624 - يىلى تۇرپان خانلىقى (مىلادىنىڭ 460 - يىلىدىن 640 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ خانى كۈي ۋىنتاي غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ خاقانى تۇن يابغۇ خاقاننىڭ رۇقىستىنى ئېلىپ جۇڭگودىن تاڭ سۇلالىسىنىڭ پادىشاھى لى يەن (مىلادىنىڭ 618 - يىلىدىن 627 - يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) گە ئەۋەتكەن سوۋغا - سالاملىرى ئىچىدە شەرقىي رومادىن كەلتۈرۈلگەن كۈچۈكلەر ، قارا تۈلكە مويىنىسى قاتارلىق نەرسىلەر بار ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۈركلەر روما بىلەن قىلغان سودىلىرىدا رومانىڭ نەسىللىك ئىتلىرىنىمۇ ئېلىپ كەلگەن. تۈرك خاقانلىرى دەۋرىدىمۇ ، بۇرۇنقى چاغلارغا ئوخشاشلا ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا ئېلىپ بېرىلىدىغان سودا ماللىرىدىن يىپەك رەختلەر ، دورا - دەرملەر ، زىبۇ - زىننەت بۇيۇملىرى ، تېرىدىن ئىشلەنگەن ماللار ئاساسى سالىماقنى ئىگىلەيتتى.

تۈركلەر يالغۇزلا ياۋرۇپا بىلەن سودا قىلىپ قالماستىن ، جۇڭگو بىلەنمۇ ناھايىتى كەڭ ھالدا سودا ئىشلىرىنى ئېلىپ بارغان. تۈرك خانلىقى تەركىبىدىكى ئوتتۇرا ئاسىيانىڭ مۇھىم خانلىقلىرىدىن سەمەرقەنت خانلىقى ، بۇخارا خانلىقى قاتارلىق خانلىقلار مىلادىنىڭ 627 - يىلىدىن 647 - يىلىغىچە بولغان 20 يىل ئىچىدە جۇڭگوغا توققۇز قېتىم سودا ئەلچىلىرى ئەۋەتكەن . تۈرك خاقانلىقى تەركىبىگە كىرگەن خانلىقلار يېرىم مۇستەقىل ھالدا بولۇپ بەزى خەلقئارا مۇناسىۋەتلىرىدىكى چوڭ ئىشلارنى قىلىشتا تۈرك خاقاننىڭ رۇخسىتىنى ئالاتتى.

يۇقىرىدا ئېيتىپ ئۆتكىنىمىزدەك ، تۈركلەر بىلەن ئىران ساسانىلار سۇلالىسى ئارىسىدا بىرنەچچە قېتىم ئۇرۇشنىڭ يۈز بېرىشى خەلقئارا سودا يولىغا بولغان ھۆكۈمرانلىقنى تالىشىش ۋە خەلقئارا

يىپەك سودىسىدىن كېلىدىغان پايدىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن بولغان بۇ كۆرەشتە شەرقىي روما بىلەن ئىتتىپاقداشلىق مۇناسىۋىتىنى ئورناتقان تۈركلەر ئۈستۈن چىققان.

ھەر يىلى دېگۈدەك نەچچە ئون مىليونلىغان رىم تىللاسىغا سىرىسلەر ئېلىدىن يىپەك ماللارنى سېتىپ ئېلىشقا خېلىدىن بېرى چىدىمىغان رىم ھۆكۈمرانلىرى (ئېمپىراتۇرلىرى) پىلىدىن يىپەك چىقىرىپ ئۆزلىرىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان كىمخاپ، شايى، تاۋار، دورىدۇن قاتارلىق يىپەك ماللارنى ئۆزلىرى ئىشلەپچىقىرىش ئۈچۈن باش قاتۇرۇشقان ئىدى.

ئۇلارنىڭ بۇ ئارزۇ - ئۈمىدلىرى تۈرك خانلىقى دەۋرىدە ئەمەلگە ئاشتى. بۇ توغرىدا يۇنان ئالىملىرى مۇنداق مەلۇمات بېرىدۇ: 6 - ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى زوناراس () "تارىخنامە" ناملىق ئەسىرىدە مۇنداق دەپ يازغان ئىدى: "بۇرۇن رومانلىقلار يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى بىلمەيتتى. يىپەكنى پىلە قۇرۇتىنىڭ قۇسىدىغانلىقىنى بىلمەيتتى".

6 - ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى تىئوخانۇس ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى قاچان، نەدى، قانداق ھىلە بىلەن ئوغۇرلۇقچە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ (مىلادىنىڭ 395 - يىلىدىن 1451 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ئېمپىراتۇرى ئۇلۇغ پوستاتىنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 527 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ئېمپىراتۇر بولغان) شەرقىي روماغا ئېلىپ بارغانلىقى ۋە شۇنىڭدىن كېيىن شەرقىي رومانلىقلار پىلە قۇرۇتىنى بېقىپ، يىپەك ماللارنى ئىشلەپچىقىرىشنى يولغا قويغانلىقى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىدۇ. تىئوفانىس مۇنداق دەپ يازىدۇ: "ئېمپىراتۇر پوستاتىنىڭ ۋاقتىدا ئىرانلىق مەلۇم بىر ئادەم شەرقىي روماغا پىلە بېقىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى ئۆگەتكەن. ئۇنىڭدىن بۇرۇن شەرقىي رومانلىقلار پىلە بېقىشنى بىلمەيتتى. ھىلىقى ئىسمى نامەلۇم ئىرانلىق سىرىسلەر ئېلىدە (يىپەك ئېلىدە) ئۇزۇن تۇرغان. ئۇ سىرىسلەر ئېلىدىن قايتىپ كېتىدىغان چاغدا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى يول ماڭغاندا ئىچى كاۋاك ھاسسىنىڭ ئىچىگە يوشۇرۇن جايلاشتۇرغان. ئاندىن كېيىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئاشۇنداق ئۈستىلىق بىلەن شەرقىي روماغا ئېلىپ كەلگەن. بۇ ئىرانلىق باھار كېلىش بىلەنلا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئۆزىمە يوپۇرمىغىنىڭ ئۈستىگە قويغان، بىرنەچچە كۈندىن كېيىن پىلە قۇرۇتى يوپۇرماقنى يەپ چوڭ بولۇپ، بىر جۈپ قانات چىقارغان، ئۇچىدىغان بولغان، رومانلىقلار پىلە بېقىپ، يىپەك چىقىرىشنى ئۆگەنگەندىن كېيىن پوستاتى تۈركلەرگە (كونستانتىنپۇلغا - ئىستانبۇلغا كەلگەن تۈرك ئەلچىلىرىگە ئاپتور) رومانلىقلارنىڭ پىلە بېقىپ يىپەك چىقىرىش ئۇسۇلىنى كۆرسەتكەندە تۈركلەر ھاڭ - تاڭ قېلىپ چۇچۇپ كەتكەن".

تۈركلەر بىلەن شەرقىي روما ئارىسىدىن سودىدا تۈركلەر ئارقىلىق شەرقىي روماغا ئېلىپ بېرىلىدىغان ماللارنىڭ ئىچىدە ئاساسى سالماقنى يىپەك توقۇلمىلىرى ئىگەللەيدىغانلىقى، خوتەننى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر يىپەكچىلىكىنىڭ ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ دۇنياغا مەشھۇرلىقى، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ "يىپەك مەلىكىسى" توغرىسىدىكى رىۋايەت بويىچە مىلادىنىڭ 440 - يىلى جۇڭگودىن خوتەنگە كەلتۈرۈلگەنلىكىنىڭ يالغانلىقى، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ سىرىسلەر ئېلى (ئاساسەن خوتەن) دىن شەرقىي روماغا ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىق راھىپ تەرىپىدىن مىلادىنىڭ 550 - يىللىرى ئوغۇرلۇقچە ئېلىپ بېرىلغانلىقى توغرىسىدىكى پاكىتلارنى يۇقىرىدا بىر - بىرلەپ سۆزلەپ ئۆتتۈم. مېنىڭچە شۇ پاكىتلار يىتەرلىك بولسا كېرەك.

ئاخىرقى سۆز قەدىمكى چاغدىكى ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى يالغۇزلا ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەر ئارىسىدا ئىقتىسادى جەھەتتە قىممەتلىك تاۋارلارنى ئۆزئارا ئالماشتۇرۇش رولىنى ئويناپلا قالماستىن، بەلكى مەدەنىيەت جەھەتتە ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەرنىڭ ئۆزئارا بىر - بىرىنىڭ ئارتۇقچىلىقىنى ئۆگىنىپ شانلىق

مەدەنىيەت يارىتىشىمۇ ناھايىتى كۈچلۈك تۈرتكىلىك روللارنى ئوينىغان. خەلقئارا سودا يولىدا سودا كارۋانلىرى، ئەلچىلەر، سەيياھلار غەربتىن شەرققە، شەرقتىن غەربكە مۆكىدەك ئۆتۈشۈپ تۇراتتى. بەزىدە بولسا تاجاۋۇزچىلىق مەقسىتى بىلەن سەپەرۋەر قىلىنغان تۆمەنلىگەن قوشۇنلارمۇ سودا ئەلچىسى ياكى ئاددى سودىگەر قىياپىتىگە كىرىۋالغان جاسۇسلارمۇ قاتناپ تۇراتتى. غەرب بىلەن شەرق ئوتتۇرا ئاسىيا ئارقىلىق توۋار ئالماشتۇرۇش ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەندىن تاشقىرى، مەخپىي ئاخبارات يىغىش ئىشلىرىنى قىلاتتى. باشتا ئېيتىپ ئۆتكۈنىمىزدەك مىلادىنىڭ 550 - يىللىرى ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ مەخپىي ھالدا شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىشىدا ھۆكۈم سۈرگەن نەچچە مىڭ يىللىق سىرنىڭ ئىشكىنى ئېچىپ تاشلىغان. شۇ ئىرانلىق پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىشتىن بۇرۇن شەرقىي روما ئېمپىراتورى ئۇلۇغ پوستىئان (مىلادىنىڭ 527 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) بىلەن شۇ مەسىلە توغرىسىدا سۆزلەشكەن. پوستىئان ئەگەر ئىرانلىق راھىپ پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى سىرىسلەر ئېلىدىن ئوغرىلاپ ئېلىپ كېلىدىغان بولسا ئۇنىڭغا ناھايىتى قىممەت باھالىق ئىنئام (مۇكاپات) بېرىدىغان بولغان.

ئېھتىمال ئىرانلىق راھىپ خىرىستىئان مۇرىدى بولغانلىقى، پوستىئاندىن ئالىدىغان قىممەت باھالىق ئىنئامغا قىزىققانلىقى ئۈچۈن، سىرىسلەر ئېلىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بەرگەن. مانا مۇشۇ ۋەقەدىن تەخمىنەن 140 يىل بۇرۇن (مىلادىنىڭ 424 - يىلى) غەربنىڭ سۈزۈك، رەڭلىك شىشە ياساشتىكى مەخپىي سىرىنى ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) جۇڭگوغا بىلدۈرۈپ قويغان، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خەنزۇلار رەڭلىك شىشە ياساشنى بىلمەيتتى. ئۇلار رەڭلىك شىشەنى ناھايىتى يۇقىرى باھادا غەربتىن (سۈرىيىدىن) سېتىپ ئېلىشقا مەجبۇر ئىدى. شۇنىڭ ئۈچۈن خەنزۇلار ئۇزۇندىن بېرى رەڭلىك شىشە ياساشنىڭ سىرىنى غەربتىن بېلىپ ئېلىشقا ئۇرۇنۇپ كەلگەنىدى. بۇنداق ئۇرۇش مىلادىنىڭ 424 - يىلى ياۋچىلارنىڭ ياردىمى بىلەن ئەمەلگە ئاشتى.

بۇ ئىشقا مۇناسىۋەتلىك تارىخى پاكىتلار مۇنداق: "شىمالى سۇلالىلەر تارىخى"دىكى خاتىرىگە ئاساسلانغاندا شىمالى ۋېي خانلىقى (مىلادىنىڭ 386 - يىلىدىن 534 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ خانى تۇباناۋنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 424 - يىلىدىن 452 - يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 424 - يىلى ئۇنىڭ پايتەختىگە كەلگەن ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) تاغدىن دورا ئېلىپ كېلىپ ئۇنى ئېرىتىپ رەڭلىك شىشە ياسىغان. بۇ كىشىلەر غەربنىڭ رەڭلىك شىشەلىرىدىنمۇ پاقىراق، چىرايلىق چىققان. بۇنداق رەڭلىك شىشەنى كۆرگەنلەر ھەيران قېلىشىپ ئىلاھى شىشەلەر دىيىشكەن. ئاق ھون سودىگەرلىرى رەڭلىك شىشە ياساشنى خەنزۇلارغا ئۆگەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ سۈرىيە، يۇنانلىقلارنىڭ رەڭلىك شىشەنى مونوپولىيە قىلىۋېلىش ھوقۇقى پاچاقلىنىپ كەتكەن. قەدىمكى تارىخىي پاكىتلار بويىچە ھۆكۈم قىلغاندا بىرەر مىللەت ياكى خەلقنىڭ ئىجاد قىلغان بىر خىل تېخنىكىسى غەرب ئەللىرىدە پۈتۈنلەي قەتئىي مەخپىي ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۇباناۋ شىمالى ۋېي خاندانلىقىنىڭ پايتەختى داتۇڭغا كەلگەن سودىگەرلەرنىڭ رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى بىلىدىغانلىقىنى بىلىپ قالغان بولسا كېرەك. ئەگەر ئەھۋال بىزنىڭ قىياسىمىزدىكىدەك بولىدىغان بولسا، ئۇ چاغدا تۇباناۋ ئاق ھون سودىگەرلىرىگە نىسبەتەن بېسىم كۈچ ئىشلىتىپ ئۇلارنى رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى ئۆگىتىشكە مەجبۇرلىغان ياكى ناھايىتى يۇقىرى باھالىق بەدەل بېرىشكە ۋەدە قىلىپ ئالىدىغان بولۇشى مۇمكىن. يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىرانلىق راھىپ بىلەن ئاق ھون (مىلادىنىڭ 420 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) سودىگەرلىرى ماددى مەدەنىيەت ئىچىدە ناھايىتى ئېسىل قىممەتلىك بولغان يىپەك بىلەن رەڭلىك شىشەنى ئىشلەپچىقىرىشنىڭ سىرلىرىنى بىلمەيدىغانلارغا مەلۇم قىلىپ قويغان مەدەنىيەت ئوغرىلىرى، جاسۇسلىرى بولسىمۇ، مەلۇم نۇقتىدىن قارىغاندا ئۇلار شەرقىي روما بىلەن

جۇڭگونىڭ ماددى مەدەنىيىتىنى يۈكسەلدۈرۈشتە ناھايىتى چوڭ رول ئوينىغان.

خەنزۇلار ئۇيغۇرلاردىن ۋە ئۇيغۇرلار ئارقىلىق ماددى ۋە مەنىۋى مەدەنىيەتكە دائىر نۇرغۇن ئېسىل قىممەتلىك بايلىقلارغا ئىگە بولغان. جاڭ چيەن مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن ئوتتۇرا ئاسىياغا ئىككىنچى قېتىم كېلىپ كەتكەندىن كېيىن، ئۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئۈزۈم ۋە بىدە ئېلىپ كەتكەن. ئۈزۈم بىلەن بىدە پادىشاھ خەنزۇدىن ئىگەلىككە ئېرىشكەن. پادىشاھ ئوردىسىنىڭ ئەتراپىدا ئۈزۈملۈك باغلار، بىدىلىكلەر پەيدا بولغان. بولۇپمۇ بىدە ئاتىنىڭ ئاساسلىق يەم - خەشەكلىرىدىن بىرى بولۇپ، ئات بېقىشقا ناھايىتى مۇھىم ئورۇندا تۇراتتى. شۇ چاغلاردا خەنزۇدى ھونلار بىلەن بولىدىغان ئۇرۇشلاردا ئاتلىق قوشۇننىڭ ناھايىتى مۇھىملىقىنى چوڭقۇر ھېس قىلغان. ئۇ جەڭ ئاتلىرىنى كۆپلەپ ئۆستۈرۈشكە ئالاھىدە كۆڭۈل بۆلۈۋاتقان ئىدى. جاڭ چيەن ئوتتۇرا ئاسىيادىن قايتىشىدا ئۈزۈم بىلەن بىدەدىن باشقا يەنە زىغىر، قارامۇچ، پىياز، تۇرۇپ، قوغۇن، تاۋۇز، كاۋا قاتارلىقلارنىڭ ئۇرۇقىنىمۇ ئېلىپ كەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ ئاشۇ نەرسىلەر جۇڭگودا تېرىلىشقا باشلىغان. دەل شۇ چاغدا ياڭاق بىلەن ئانار كۆچىتىمۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەن. خەنزۇلار مىلادىنىڭ 5 - ئەسىرىگىچە پاختىدىن رەخ ئىشلەپچىقىرىشنى بىلمەيتتى. پەقەت 5 - ئەسىردىلا كېۋەز ئۇرۇقى (چىگىت) تۇرپاندىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەندىن كېيىنلا پاختا رەخت ئىشلەپچىقىرىش باشلانغان. ئۇنىڭغىچە خەنزۇلار پاختا رەختلەرنى ئوتتۇرا ئاسىيادىن ۋە باشقا مەملىكەتلەردىن ئېلىپ كېلەتتى. قەدىمكى چاغلاردا قۇنقاۋ، پىپا، بالابار قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ئىراندىن جۇڭگوغا كىرگەن بولسا، داپ، نەي، سۇناي قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى، ئوتتۇرا ئاسىيادىن (ئۇيغۇرلاردىن) كىرگەن. بولۇپمۇ سۈي سۇلالىسى (581 - 618)، تاڭ سۇلالىسى (618 - 907) دەۋرىدە ئۇيغۇرلار جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ تەرەققىياتىغا ئۆچمەس تۆھپىلەرنى قوشقان. مىلادىنىڭ 579 - يىلى كۆك تۈرك خانلىقىنىڭ بىكە (مەلىكە) لىرىدىن ئاسىنا بىكە، شىمالى جۇ سۇلالىسى (557 - 581) نىڭ خانى جۇشۈەندىغا ياتلىق قىلىنغاندا، تۈرك خاقانلىقىنىڭ پايتەختى ئۇتۇ كۈندىن چاڭئەنگە (شىئەنگە) ئاسىنا بىكە بىلەن بىللە سۇ جاۋا ئاتلىق مەشھۇر مۇزىكا ئۇستازىمۇ كەلگەن. ئۇ كۇچارلىق بولۇپ، سۈي سۇلالىسى ۋاقتىدا (581 - 618) چاڭئەندە ئۇزۇن مۇددەت تۇرغان. سۇجاۋا شۇ مەزگىلدە، جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ بەكمۇ تۆۋەن، نامراتلىقىنى نەزەردە تۇتۇپ جۇڭگو مۇزىكىچىلىقىنىڭ مەزمۇنىنى بېيىتىش، ئۇنىڭ سەنئىتىنى ناھايىتى يۇقىرى كۆتۈرۈش ئۈچۈن مۇكەممەل بولغان توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلغان. ئۇلار تۆۋەندىكىچە:

كۇچار مۇزىكىسى

قەشقەر مۇزىكىسى،

بۇخارا مۇزىكىسى

سەمەرقەنت مۇزىكىسى

غەربىي لياۋ مۇزىكىسى

ھىندى مۇزىكىسى،

كۈربە مۇزىكىسى،

چىڭ مۇزىكىسى،

لى خۇا مۇزىكىسى.

بۇنىڭ ئىچىدە چىڭ مۇزىكىسى بىلەن لى خۇا مۇزىكىسى جۇڭگونىڭ ئەنئەنىۋى مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن باشقا يەتتە خىل مۇزىكىنىڭ ئىچىدىن ھىندى مۇزىكىسى بىلەن كورىيە مۇزىكىسىنى ھېسابقا ئالمىغاندا، قالغان بەش خىل مۇزىكا كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى.

سۇجاۋا پىيا چىلىشقا ناھايىتى ئۇستا بولۇپ، شۇ چاغدا جۇڭگودىن ئۇنىڭغا تەڭ كەلگەندەك بىرەر مۇزىكانت چىققان ئەمەس. شۇڭا ئۇ مۇزىكا ئۇستازى دېگەن ھۆرمەتلىك نامغا ئىگە بولغان.

جۇڭگو تاڭ سۇلالىسى دەۋرىگە كەلگەندە (618 – 907) سۇجاۋا يارىتىپ بەرگەن توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئاساسىدا 640 – يىلى 10 يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلدى. بۇلار تۆۋەندىكىچە: 1. كۇچار مۇزىكىسى، 2. قەشقەر مۇزىكىسى، 3. تۇرپان مۇزىكىسى، 4. غەربىي لياۋ مۇزىكىسى، 5. بۇخارا مۇزىكىسى، 6. سەمەرقەنت مۇزىكىسى، 7. كامبۇدزا مۇزىكىسى، 8. كورىيە مۇزىكىسى، 9. يەن مۇزىكىسى، 10. چىڭ شاڭ مۇزىكىسى. مانا شۇ ئون يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئىچىدە ئالتە خىل مۇزىكا (بۇنىڭغا تۇرپان مۇزىكىسى قوشۇلغان) كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭ ئىچىدىكى غەربىي لياۋ مۇزىكىسىمۇ مەلۇم دەرىجىدە خەنزۇ مۇزىكىسىنىڭ تەسىرىگە ئۇچرىغان ھون مۇزىكىسى بولۇپ، قەدىمكى ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن تاشقىرى كۇچار ئۇسۇلىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر ئۇسۇل سەنئىتىمۇ، ئۇيغۇر مىللى ھەيكەل تاراشلىقى بىلەن رەسسامچىلىقنىڭ ئەنئەنىۋى ئالاھىدىلىكلىرىنى ئاساس قىلغان بۇددا سەنئىتىمۇ (ئاساسەن ھەيكەل تاراشلىق ۋە رەسساملق) خەنزۇلارنىڭ ھەيكەل تاراشلىق ۋە رەسساملق سەنئىتىگىمۇ كۈچلۈك تەسىر قىلغان. بۇنىڭغا دۇڭخۇاڭ مىڭ ئۆيىدىكى ھەيكەللەر، تام سىزما رەسىملىرى ئىسپات بولىدۇ. شۇنىمۇ ئېيتىپ ئۆتۈش كېرەككى، 7 – ئەسىرنىڭ باشلىرىدا خوتەنلىك ئۇيغۇر رەسسامى يۇچىزىڭ تاڭ سۇلالىسى پادىشاھى لى شىمىننىڭ (627 – 649) تەكلىۋىگە بىنائەن شىئەنگە كېلىپ ساكيامۇننىڭ تىپىك سۈرىتىنى سىزىپ بەرگەن. جۇڭگو رەسساملرى بۇددا رەسسامچىلىقىدىكى رەسىم سىزىش سەنئىتىنى ۋە غەرب ئەللىرىدىكى كىشىلەرنىڭ رەسىمىنى سىزىش سەنئىتىنى ئۇنىڭدىن ئۆگەنگەن. چۈنكى يۇچىزىڭ رەسسامچىلىقتا (غەرب ئۇسلۇبىدىكى رەسسامچىلىقتا) تەڭدىشى يوق رەسسام ئىدى. جۇڭگونىڭ قەدىمكى چاغدىكى مەنىۋى مەدەنىيەتنىڭ (پەلسەپە بىلەن ئەدەبىياتنىڭ) بېيىشى ۋە يۈكسۈلۈشىنى ئۇيغۇرلارنىڭ قوشقان ئۆچمەس تۆھپىسىدىن ئاجرىتىپ قاراش تولىمۇ بىمەنلىك بولىدۇ. بۇددا دىنى ئەڭ دەسلەپ جۇڭگوغا تارقىلىشتىن بۇرۇن ئۇيغۇرلار ئارىسىدا يىلتىز تارتقان ئىدى. ئۇيغۇرلار ئىچىدىن چىققان مەشھۇر بۇددىست، راھىبلار 3 – ئەسىردىن باشلاپ بۇددا دىنىنى جۇڭگوغا تونۇشتۇرۇشقا كىرىشكەن. بۇنىڭغا كۇچارلىق ئۇلۇغ بۇددىست پەيلاسۇپ ۋە مەشھۇر تەرجىمان، شائىر كوماراجىۋانى مىسال كەلتۈرۈش يېتەرلىك. كوماراجىۋا (مىلادىنىڭ 344 – يىلى تۇغۇلۇپ 431 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) كىچىك ۋاقتىدا دادىسىغا ئەگىشىپ ھىندىستانغا بارغان. ئۇ ھىندىستاندا كۆپ يىللار تۇرۇپ بۇددىزم ئەقىدىلىرىنى تىرىشىپ ئۆگەنگەن. شۇ چاغلاردا بۇددىزم تەلىماتىدا ماخىيانا ۋە خىنپايانا دەپ ئاتىلىدىغان چوڭ ئىككى مەزھەپ، ئىككى ئېقىم بار ئىدى. كوماراجىۋا بۇ ئىككى چوڭ مەزھەپ ئىچىدىن خىنپايانا مەزھىپىنى قوبۇل قىلغان. ئۇ ھىندىستاندىن قايتىپ كېلىۋاتقان چاغدا قەشقەردە شورى ئاساما ئاتلىق بۇددا راھىپىغا يولۇققان ۋە ئۇنىڭدىن ماخىيانا مەزھىپىنى ئۆگىنىپ بۇرۇن قوبۇل قىلغان خىنپايانا مەزھىپىدىن ۋاز كەچكەن. كوماراجىۋا قەشقەردىن ئۆتۈپ ئاقسۇغا كەلگەندە ئاجايىپ بىر راھىپقا يولۇققان، ئۇ راھىپ ئۆزىنى دۇنيادا تەڭداشسىز راھىپ ھېسابلاپ ھەمىشە ماختىنىپ: "ئەگەر بۇددا ئەقىدىلىرى بويىچە بىرەر كىشى مەن بىلەن مۇنازىرىلىشىپ مېنى يېڭىدىغان بولسا ئۇنداق كىشىگە بېشىمنى كېسىپ بېرىمەن" دەيدىكەن. كوماراجىۋا شۇ راھىپ بىلەن مۇنازىرىلىشىپ ئۇنى يېڭىپ قويدۇ. بۇ ۋەقە غەربتىكى بۇددا دۇنياسىنى زىلزىلىگە كەلتۈرىدۇ. كوماراجىۋانىڭ داڭقى غەرب ئەللىرىگە تارقىلىدۇ. بۇ ۋەقەدىن كۇچار خانى ناھايىتى چوڭ

پەخىرلىنىش ھېس قىلىپ كوماراجىۋانىڭ ئالدىغا - ئاقسۇغا كېلىپ ئۇنى ئىززەت - ھۆرمەت بىلەن كۇچارغا ئېلىپ كېتىدۇ. كوماراجىۋانى كۇچار دۆلىتىنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاكاللايدۇ. تارىختىن خەۋرى بار كىشىلەرگە مەلۇم بولغاندەك كوماراجىۋا مەلۇم سەۋەبلەر بىلەن مىلادىنىڭ 385 - يىلى ھازىرقى گەنسۇنىڭ ئوۋىيغا كەلگەن. ئۇ شۇ جايدا 15 يىل تۇرغان. كوماراجىۋا شۇ مەزگىلدە خەنزۇ يېزىقىنى (تىلىنى) پۇختا ، مۇكەممەل ، چوڭقۇر ئۆگەنگەن. شۇ چاغدىكى جۇڭگو تارىخىدا "ئىككى چىن سۇلالىسى" بىلەن "شىمالى ۋە جەنۇبى سۇلالىلەر دەۋرى" دەپ ئاتالغان ناھايىتى قالايمىقان (ئاساسەن ئۇرۇش قالايمىقانچىلىقى) بىر دەۋر ئىدى. جۇڭگودىكى بەزى خانلىقلارنىڭ ئالىي ھۆكۈمرانلىرى بۇددا دىنىنىڭ نادان ، ساددا خەلقلىرىنى ئاسانلا ئالداپ كېتەلەيدىغان پاسسىپ ئىدىيىسىدىن پايدىلىنىپ خەلقنى بىخۇتلاشتۇرۇپ ئۆزلىرىگە قارشى چىقمايدىغان يۇۋاش پۇقرالارغا ئايلاندۇرۇش ئۈچۈن ھىچنەرسىگە قارىماي بارلىق تىرىشچانلىقلارنى كۆرسىتىپ ، بۇددا دىنىنى تەشەببۇس قىلىۋاتقان ئىدى. بۇددا دىنىغا كۈچلۈك تەرىپدار بولغان كېيىنكى چىن خانلىقى (384 - 417) نىڭ خانى ياۋشىيىن (مىلادىنىڭ 394 - يىلىدىن 415 - يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 401 - يىلى كوماراجىۋانى تەكلىپ قىلىپ شىئەنگە ئېلىپ كەلگەن ۋە ئۇنى دۆلەتنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاكاللىغان. ياۋشىيىننىڭ يارىتىپ بەرگەن كەڭ ئىمكانىيىتىدىن پايدىلانغان كوماراجىۋا شىئەندىكى مەشھۇر بۇددا ئىبادەتخانىلىرىنىڭ بىرىدە 3000 شاگىرتقا بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس بەرگەن. ياۋشىيىن دائىم ئىبادەتخانىغا بېرىپ ئۇنىڭ دەرسىنى ئاڭلىغان. كېيىنكى چاغلاردا ئۇنىڭ شاگىرتلىرىدىن بىرقانچىسى "دانىشمەن - ئەۋلىيا" دېگەن نامغا ئىگە بولغان. كوماراجىۋا شىئەندە بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس ئۆتكەندىن تاشقىرى بۇددا نامىلاردىن 384 جىلىدىلىق 74 پارچە كىتابنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. بۇنىڭدىن باشقا بەدىئىلىكى ناھايىتى كۈچلۈك بولغان بۇددا رىۋايەتلىرىدىن ناھايىتى نۇرغۇن ئەسەرلەرنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. ئۇنىڭ قولىدىن چىققان تەرجىمە ئەسەرلەرنىڭ تىلى بەكمۇ راۋان ، مەزمۇنى چوڭقۇر بولسىمۇ ، چۈشىنىشلىك بولغان. كوماراجىۋانىڭ دىن ، پەلسەپە ، ئەدەبىيات ساھەسىدىكى پائالىيىتى جۇڭگو بۇددىزم پەلسەپىسىنىڭ ۋە ئەدەبىياتىنىڭ تەرەققىياتىغا ناھايىتى كۈچلۈك تەسىر كۆرسەتكەن. شۇنىڭ ئۈچۈن ، ئۇ ، ئۇلۇغ بۇددىست ، پەيلاسوپ ، داڭلىق تەرجىمان ، تالانتلىق شائىر دېگەن نامغا ئىگە بولغان. خۇلاسە قىلىپ ئېيتقاندا ، قەدىمكى چاغدىن تارتىپ 15 - ئەسىرگىچە (ئۇلۇغ ساياھەتچى ماگېلان غەرب بىلەن شەرق ۋە شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى دېڭىز ، ئوكيان يولىنى ئاچقۇچى) ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى (ئاتالمىش يىپەك يولى) يالغۇزلا غەرب بىلەن شەرق ئەللىرى ئارا سودا ئارقىلىق ئىقتىساد ئالماشتۇرۇش يولى بولۇپلا قالماستىن ، مەدەنىيەت ئالماشتۇرۇش ئارقىلىق شەرق ئەللىرى بىلەن غەرب ئەللىرىنىڭ قەدىمكى ئەنئەنىۋى مىللى مەدەنىيىتى ئاساسىدا شانلىق ، يۈكسەك مەدەنىيەت يارىتىشىدا ئالتۇن كۆۋرۈكلۈك رول ئوينىغان. بولۇپمۇ بۇ ئۇلۇغ تارىخىي مۆجىزىدە ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئاساسى (ئۆگىتىش ۋە تونۇشتۇرۇش جەھەتتە) رولىنى ئوينىغان.

ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئۆز تارىخىنىڭ ئۇزاق داۋام قىلغان قەدىمكى باسقۇچلىرىدا ئىران ، ئەھمانلار سۇلالىسى (مىلادىدىن 700 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇنقى چاغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، گىرىك باكتىرىيە پادىشاھلىقى (مىلادىدىن 250 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ياۋچىلار دۆلىتى بولغان توخارىستان (مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، كوشات ئېمپىرىيىسى (مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 420 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ئاق ھون ئېمپىرىيىسى (مىلادىنىڭ 420 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) قاتارلىق دۆلەتلەرنىڭ قەدىمكى چاغدىكى شانلىق مەدەنىيىتىنى يارىتىشىدا قاتناشقان بولسا ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 - 745) ناھايىتى يۈكسەك مەدەنىيەتنى ياراتقۇچىلار قاتارىدىن ئۈستۈن ئورۇن ئالغان ئىدى.